

تاریخِ محبت

# کلا جادو

مشتوق عاشق کے قدموں پر

سُردہ روتوں سے بات چیت





تازن لبت

# کالاجارو

مشتوق عاشق کے قدموں پر

مردہ روتوں سے بات چیت





جملہ حقوق بحق پیشتر محفوظ ہیں

ہندوپاک میں کالا جادو پر شائع ہونیوالی پہلی خاص کتاب۔  
اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۳۳ء میں "نوبل پبلشرز پریس" دہلی سے  
شائع ہوا۔ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۴۴ء میں شائع ہو رہا ہے

سمیرا سمیرا  
لا جواب نسخہ  
پیشا نامیزم

معشوق عاشق کے قدموں پر  
تلاش بہت

تسخیر نمراد  
مردہ روحوں سے بات چیت  
ماہرات

نست کا تیر  
کالا جادو

ندیم صہبائی فرزند پوری

آٹھ روپے

نوبل پبلشرز

ندیم منزل ۲۸/۱ کوچہ بلی رام اندرون لوہا رنگیٹ لاہور



چونکہ میں بہت رات گئے سوتا ہوں اس لئے صبح دیر میں اٹھتا ہوں اور کسی دن بھی اٹھنے سے پہلے بیدار نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی ہمزاد کام ہو اور صبح مجھے اٹھنا ہو تو میں اپنے ہمزاد کو غائب کر کے کہہ دیتا ہوں کہ مجھے صبح فلاں وقت اٹھنا دینا چاہیے دنیا کی گھڑیاں غلط ہو جائیں۔ مگر ہمزاد ہر صبح اور ہفتیک کام پر بیدار کر دے گا۔ نہایت فرمانبرداری سے اپنا کام انجام دے گا۔ سونے والا بیدار ہو جائے گا۔ اور وہ اپنے کان سے خود سن لے گا کہ کوئی شخص اس کے قریب گھڑا ہوا اس کا نام لے رہا ہے۔ میں نے بھی اکثر اپنے ہمزاد کو آواز دیتے سنا ہے۔ اور جب مجھے کام ہوتا ہے تو میں ہمزاد کو کہہ کر سوتا ہوں وہ ہفتیک وقت پر مجھے بیدار کر دیتا ہے میں غلط معمول اٹھ جاتا ہوں۔

ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ ہمزاد بھی ضرور کوئی چیز ہے اور وہ انسان کی مرضی کے مطابق کام کر سکتا ہے۔

میں نے بار بار اس قسم کا اپنے ہمزاد سے کام لیا ہے اور اس نے آج تک مجھے غلط نہ کی۔ اس دن سے میں نے اندازہ لگا لیا کہ ہمزاد ہر فرد مفید ساتھی ہے۔

ہمزاد کی شکل تمہاری شکل سے بالکل ملتی جلتی ہے۔ اور اس

میں بالکل بھی فرق نہیں ہوتا۔

ہمزاد سے آپ ہر کام لیں اور اس کو تسخیر کرنے سے پہلے آپ میری طرح اندازہ لگا کر دیکھ لیں اور غور کریں کہ آیا ہمزاد دراصل کوئی چیز ہے۔ ہاں یا نہیں۔

### طریقہ

اول اپنے چہرے کو عالم تصور میں دیکھیں اور وہ چار دن اس قدر کوشش کریں کہ بار بار آئینہ لے کر اپنا چہرہ دیکھو اور خوب اچھی طرح دیکھو۔ پھر آنکھیں بند کر کے اپنا چہرہ دیکھو وہ چار دن کے بعد اس قدر ہو جائے گا کہ جب تم چارویں عالم تصور میں دیکھ لو گے دوسرے شخص کو عالم تصور میں دیکھ لینا۔ تو ایک آسان کام ہے۔ یوں کہ وہ بار بار آپ کے سامنے سے گزرتا ہے۔ مگر اپنے آپ کو تصور میں لانا میں ذرا مشکل اور اہم بات ہے۔ اس شکل کام کو آسان کرنے کے لئے روزانہ اپنے چہرے کو آئینے میں دیکھو اور اپنے نقشہ کو اچھی طرح ذہن میں بیٹھا لو۔

جب اس مقصد میں کامیاب تم اپنی طرح سے ہو جاؤ تو آراءات کو جب تم سونے لگو گھڑی اپنے سامنے رکھ لو اور اپنی شکل کو تصور میں لا کر اس سے کہو۔ ہمنی اپنے ہی نام سے اس کو بکارو۔ فرض کیا کہ تمہارا نام عبدالرشید ہے تو



اس کو اپنی اپنے چہرے کو خیال میں لاکر اس سے کہو۔ "اے رشید مجھے  
۳۵ بجے منت دیا جو دل میں آئے پر اٹھا دینا کیونکہ مجھے ایک  
ضروری کام جانا ہے۔"

اتنا کہنے کے بعد آپ بے خبر ہو کر سو جائیں پورے وقت پر  
ہمزاد آئیگا۔ اور آپ کو وہ بیدار کر دے گا۔ اگر آپ جا بوشیار  
ہو گئے تو ہمزاد فکری آجائیکا۔ اور اس کو بسترے ہوئے ہی سن  
لو گے۔ اگر دیر میں بیدار ہوئے تو وہ برابر بکارتے گا۔ اگر اس  
طرح بھی ہوشیار نہ ہوں گے تو وہ جھجھوڑ کر ہوشیار کر دے گا  
اس سے آپ یہ اندازہ نہ لگائیں کہ ہم کرکے ہی پڑے رہیں  
وہ ہی ہوشیار کر دے گا۔ یہ غلط بات ہے۔ جب اس کو علم  
ہو جائے گا۔ کہ تم ہوشیار ہو گئے ہو تو وہ فوراً اس جگہ  
سے چلا جائے گا۔

آپ بیدار ہوتے ہی اپنی گھڑی دیکھیں اس میں دہی وقت  
ہوگا جو اس کو دیا گیا ہوگا۔

ہمزاد کا ذمہ ٹیک وقت پر اٹھنا ہے ایک بار تو  
وہ ضرور ہوشیار کر دے گا۔ بعد ازاں جب آپ پھر غافل  
ہو کر سو جائیں۔ وہ اپنی ڈیوٹی سے سبکدوش ہو چکا۔ وہ اپنا  
کام کر چکا۔

اس عمل سے آپ نتیجہ اندہ کریں گے کہ دنیا میں ہمزاد کا بھی

ضرور کوئی ہستی ہے۔ جو آپ سے سنت پر ضرور عمل کر سکتی  
ہے۔ آپ اپنے ہمزاد سے ذرا مل لیں۔ وہ آپ کے حق  
میں بہت زیادہ مفید ثابت ہو گا۔ آپ ہمزاد سے اس قسم  
کے کام لے سکیں گے کہ دوسرے آدمی اس کو یاد دیا کچھ  
اور خیال کریں گے۔ تھوڑی دیر میں وہ اندازہ حال معلوم کر لینا  
کھولی سولی چیز کو تلاش کرنا۔ کسی کو ملے کرنا۔ ایک نہایت  
سہل اور آسان کام ہو جائے گا۔

اس کتاب میں ہمزاد کی خبر کوٹے یا نہایت سہل اور  
آسان طریقہ قلمبند کیا گیا ہے۔

### عامل کیلئے ضروری شرائط

۱۔ اول اپنا عمل ایک ایسے مرتب میں شروع کریں جو باقی  
الگ تھلک ہو اور اس وقت جبکہ عمل شروع ہو گیا آدمی  
کی آواز کان میں نہ آئے کیوں کہ آدمیوں کی آواز سے خیالات  
نہیں ہو جاتے ہیں۔ اور خیال تبدیل ہو جاتے ہیں۔ دست  
پور پر چڑھیں ہوتا عامل اپنے کام میں ناگام رہ جاتا ہے  
۲۔ میلہ رہنا چاہیے۔ اگر ممکن ہو سکے کہ آبادی  
۳۔ ہوا آفتاب کرینا بہتر ہے۔ دو گم وہ مگر جس میں ہوا  
یا مٹی صاف سمجھ کر رہنا چاہیے۔ اگر دیواریں میل اور کھیت ہوں تو



چرنا یا سفیدی کراہی چاہیے۔ تاکہ وہ صاف اور چمکدار ہو جائے تاکہ اس کی دیواریں پر سایہ بخوبی طور نظر آ سکے۔ سوئم۔ عمل کرتے وقت اپنے قریب خوشبو مثلاً عود، عنبر، روان یا اگر تبن وغیرہ ملا کر چاہیے۔ اور اپنے کپڑوں کو بھی عطر اور خوشبویات سے بھینا چاہیے۔ ہمارے کپڑے ناپاک نہیں بلکہ پاک صاف ہوں گے اور ہم اچھا ہر جس قدر صاف ہوگا اس قدر مزاد بھی جلدی تیز ہو جائے گا۔ اس کے کپڑے اچھے ہونے چاہیں۔  
۵۔ پنیم۔ صاف اپنا وہ لباس جس کو عمل کے وقت استعمال رتا ہے۔ علیحدہ رکھ دینا چاہیے۔ تاکہ وہ اسی وقت اپنے کام میں لائے۔

۶۔ ششم۔ کپڑے سفید ہوں تو بہتر ہے۔

۷۔ سوئم۔ صاف غذا کم کھائے اور کھانا کھانے کے دو یا تین گھنٹے کے بعد عمل شروع کرے۔ کھانا کھاتے ہی عمل نہ شروع کر دے۔ کیونکہ اس وقت معدہ خوراک کو ہضم کرنے کا کام دے گا ایک چیز۔ دو ہم نہ پینے چاہیں۔  
۸۔ ششم۔ عمل شروع کرنے سے پہلے ہر قسم کے خیال اپنے دل و دماغ سے نکال دینے چاہیں۔ اگر اثناء عمل میں کسی اور بات کا خیال آجائے تو عمل پورا نہ ہوگا۔

۹۔ سوئم۔ عمل کرتے سے پہلے ایک دائرہ کھینچ لینا چاہیے اور اس

دائرے کے درمیان بیٹھ کر اپنا عمل شروع کرنا چاہیے۔ دائرہ صاف کشا بنانا چاہیے۔

۱۰۔ سوئم۔ عمل کو اپنے دل سے خوف اور ڈر نکال دینا چاہیے۔ عمل نہ ہو کر چاہیے۔ اگر عمل اٹھائے عمل میں ڈر ہلے گا۔ تو اس کو خطرناک خطرے کا اندیشہ ہے۔

۱۱۔ یا زدم۔ اگر عمل کرتے وقت کچھ نظر آئے تو اس سے ڈرنا نہ چاہیے۔ کیونکہ وہ اس دائرے سے باہر ہی ہے گا۔ جو تم کھینچو گے وہ باہر سے ہی ڈرائے گا۔ دائرے میں ہرگز ہرگز داخل نہ ہوگا دائرہ خاص طور پر صاف اپنی حفاظت کے لئے بنایا ہے۔ تاکہ وہ ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رہے۔

۱۲۔ دو ازدم۔ صاف طبیعت غذا استعمال کرے۔ تاکہ وہ جلد از جلد ہضم ہو جائے۔ اور معدہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر دوسرا کام کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔

تذکرہ بلا شکر لکھ کر عمل کرنے سے بعد اپنا عمل شروع کرے اور استقلال سے کام لے۔ چند دنوں کے بعد وہ ہمزاد کو فرد تیسرے کرے گا اگر ہمزاد تیسرے ہو گیا تو صاف ہی زندگی میں انقلاب پیدا ہو جائے گا۔ وہ نہایت عیش و عشرت کی زندگی بسر کرے گا۔ دنیا میں راحت و آرام حاصل ہو جائے گا۔ بقا سب سے پہلے ہمزاد کو تیسرے کر لینا چاہیے جاری کتاب ماہیہ سبق تیسرے ہمزاد سے۔ دوسرے باب میں ہم ذرا کو

تغیر کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے جو باطل انسان اور سہل ہے۔

### تسخیر ہمزاد کا سہل طریقہ

نصف شب کو رہ جانے کے بعد اپنے کمرے میں داخل ہو جاؤ جو اس کام کے لئے آپ نے منتخب کر لیا ہے۔

اس میں داخل ہونے کے بعد ایک دائرہ کھینچو اور اس کے اندر بیٹھ کر اپنی پشت پر ایک میپ روشن کرو۔ مگر وہ میپ اس قدر بلند مقام پر ہو کہ تمہارا چہرہ سایہ تمہارے سانس دیوار پر پڑنے لگے۔

میپ روشن کر کے مغرب کی طرف رخ کر کے بیٹھ جاؤ اور اپنے سایہ کی پیشانی پر نظر جا دو۔ اور غور سے اس کی پیشانی دیکھتے رہو۔ واضح رہے کہ اٹک عمل میں اول تو تمہارا دماغ کسی اور طرف نہ جائے۔ دوئم آنکھ کی تپنی نہ چھپے۔ سوئم اپنے ہنجرے کا تصور دل میں رہے۔ اور یہ خیال رد نہ ہو ہمزاد یعنی میں خود سامنے بیٹھا ہوا ہوں۔

پہلے دن جب تک نگاہ ہم سے جھاڑے۔ اس دن جلدی ہی تک جاؤ گے۔

دوسرے ہی دن اس طرح کرو۔ اور برابر خود سے اپنے رانے کی پیشانی کو دیکھتے رہو۔ جب تک آنکھیں تک نہ پائیں اس پر رہے

نظر نہ اٹھاؤ۔

مقروضی دیر بعد وہ سایہ رنگ بدلتے لگے گا۔ اور تمہاری آنکھوں میں کچھ تکلیف پیدا ہو جائے گی۔ اس طرح وہ چار دن کرو پانچ دن کے عمل کے بعد وہ سایہ حرکت کرنے لگے گا۔ اس سے باطل نہ ڈرنا چاہیے۔

کئی بار عجیب و غریب چیزیں آپ کے سامنے ہی آئیں گی۔ کہیں تمہارا ہمزاد خوبصورت عورت کی شکل میں آئے گا۔ اس وقت اپنے دل کو قابو میں رکھنا چاہیے۔

میں دن کے بعد تمہاری نگاہ ٹیک ہو جائے گی۔ اور تمہارا سایہ مقروضی دیر نظر جانے کے بعد انسان کی طرح نظر آنے لگے گا۔ وہ ہی تمہارا ہمزاد ہے۔

ہمزاد کئی بار آئے گا۔ اور وہ ہم سے بڑے گا۔ بھی جب عمل شروع کر کے۔ تو آنکھوں کے تپنے اندر میرا سا جھٹکا جائے گا۔ اور مقروضی دیر بعد وہ جگہ باطل روشن اور خود ہو جائے گا۔ میپ کی روشنی پسلیں پڑ جائے گی۔ ہم اس وقت اندھیرے میں بیٹھے ہوئے معلوم ہو گے۔ اور تمہارا سایہ روشنی میں حرکت کر دیا ہوگا۔

دو دن وہ روشن ہر مہینے کے۔ اور ایک دن ایسا آئے گا کہ تمام کمرہ باطل روشن اور خود ہو جائے گا۔

اس روشنی میں ہم دیکھیں گے کہ ایک اور تمہارا ہم شبیہ متعلق



یا مقابل اتنی پانچ ماہ سے ہوئے بیٹھا ہوگا۔

اس کو دیکھ کر ڈر نہ بانا چاہیے۔ وہ سہزاد ہے۔ اگر آپ اس کو شہر میں دیکھ کر ڈر گئے تو اس صودت میں شہادی جان کا خطرہ ہے۔

ہذا عمل کرنے سے پہلے اپنے دل و دماغ کو اچھی طرح سے مضبوط کرو۔ اور پھر سہزاد کو تسلیم کرو۔

اگر کام جلد ختم نہ ہو تو حوصلہ نہ ہارنا چاہیے۔ اس عمل کو بار بار چالیس دن کی منت باری رکھنا چاہیے۔ امید ہے کہ پالیس دن برابر کرنے کے بعد اگر آپ نہ ڈرے تو سہزاد کو خود تسلیم کر گئے۔

یہ ہے ایک نہایت آسان اور سہل طریقہ تسخیر سہزاد کا۔ اس میں نہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ نہ منہل یا دیا پھانے کی ضرورت ہے اپنے گھر بیٹے ہی جیسے سہزاد کو قابو کرادو عامل بن جاؤ۔

### سہزاد سے کام لینا

جب تم نہ ڈرو گے اور برابر اس کو دیکھتے رہو گے تو سہزاد خود اپنی جگہ سے اٹھے گا۔ اور تمہارے قریب آئے گا۔ وہ تم سے پوچھے گا جانا مجھے کس واسطہ طلب کیا ہے۔ تم اس کو جواب دینا جو کام اس وقت کرانا منظور ہو وہ اپنی زبان پر لانا وہ فوراً تمہارے حکم کی تعمیل کرے گا۔ اس دن سے تم سہزاد کے عامل ہو۔ پس سہزاد کو

عقب نہ رہنا چاہیے۔ نہایت ہی عجیب و غریب طریقہ ہے۔ اگر سہزاد تمہارے پاس آیا اور اس نے تم سے سوال کیا کہ تم نے اس کو جواب نہ دیا تو درست نہیں۔ وہ جو پوچھے اس کا جواب دو۔ اور اپنے رعب سے اس سے کام لو وہ اسی دن سے تمہارا نظام ہے۔ اگر تم غیب سے کام لو گے۔ تو تم ہمیشہ اپنے سہزاد پر ایسی طرح غالب رہو گے۔ اور مرتے دم تک اپنے سہزاد سے کام لیتے رہو گے۔ وہ نہایت فرمانبراری سے تمہارے کہنے کے مطابق کرتا رہے گا اور تابع فرمان رہے گا۔

### سہزاد سے ناجائز کام نہ کرنا چاہیے

۱۔ کسی بڑے کام کے لئے سہزاد کو تعینات نہ کرو۔ روز وہ دشمن بن جائے گا۔ ۲۔ تھوڑی دکانوں کی بات اس سے کچھ دریافت نہ کریں۔ ۳۔ چوری یا یہ ساشی کے لئے اس کو حکم نہ دیں۔ ۴۔ عام کام میں سہزاد سے مدد نہ لیں۔ بلکہ خاص خاص کام پر اور موقع پر اس کو طلب کیا جائے سہزاد سے وہ کام لینا چاہیے۔ جو انسان خود نہ کر سکے۔ جب کسی کام کو انجام تک پہنچانے میں آپ جمود ہو جائیں۔ اس وقت سہزاد کو طلب کر کے اس کو کام کے لئے کہیں۔ وہ خود اس کام کو پورا کر دے گا اگر سہزاد سے شادی یا ہار باتوں میں سے ایک پر بھی کام لیا تو خسار کا اندیشہ ہے۔



ماوراء نادر جہاں اختیار ہے  
سم نیک و بد ضرور کو جلائے جاتے ہیں۔  
دختر سمرقند کا پہلا سبق نظم ہوا۔

### سمرنیم کا طریقہ

سمرنیم۔

آئینہ دنیا میں اس علم کی مدد ملتی ہے اور مرطوب سے  
سمرنیم کی آوازیں گونجنے لگی ہیں۔

سمرنیم دراصل برگ کا ایک شہار ہے۔ سمرنیم کے حامل  
کو سمرانہ کہتے ہیں۔ اس کا عمل اپنے ہاتھوں اور آنکھوں کی حفاظتی  
پاد و بڑھا کر عجیب و غریب کام سے لگتا ہے۔ حفاظتی قوت کا  
دوسرا نام سمرنیم ہے۔

اگر یہ اس سم کو کلیہ واس لگتے ہیں۔

سمرنیم کے ذریعے ہر شخص اپنے نفس پر غالب آسکتا ہے اور  
وہ اپنے نفس پر پورا پورا قابو پاسکتا ہے۔

سمرنیم کا عالم اپنے ضمیر کے خلاف مرکز مرکز کام نہ کرے گا  
جس طرح اس کو ضمیر بتلائے گا۔ اسی طرح وہ کام کرے گا۔

سمرنیم کا حامل نیک اور پاک دامن بن جاتا ہے۔ اس کے  
خیالات میں زمین و آسمان کا فرق سہ جاتا ہے۔ اس کا ضمیر برے کاموں

کا طاف اس کو داغ بھ نہیں ہونے دیتا۔ حامل ایک نیک نفس  
اور فرشتہ سیرت انسان بن جاتا ہے۔  
سمرنیم اپنے حامل کو بلند خیال، شجاع، دلیر، بلند حد کر  
دیتا ہے۔ سمرنیم استقلال سے لے نہایت مفید ہے۔  
سمرنیم کے بے شمار فوائد ہیں۔

### سمرنیم کے فوائد

فرض کیا میں معصفت ہوں اور سمرنیم کا حامل ہوں تو میری  
تعریف کا پڑنے والے پر اس قدر اثر پڑے گا۔ کہ وہ جو کچھ  
کتاب میں لکھ دیا گیا ہے اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جائیگا۔

اگر میں بیکار ہوں اور میکانا ہوتے ہوئے سمرنیم کا یہی حامل  
ہوں۔ تو میرے بیکار ہونے کے دنوں پر بہت زیادہ اثر پڑے  
گا۔ اور میں جس طرح پاسوں گا ان سے کام لوں گا۔

سمرنیم کا حامل اپنی آنکھوں کے اشارے سے آدمی کو گرا  
سکتا ہے۔ گربھ کو لٹا سکتا ہے۔ ایک جگہ بیٹھے بیٹھے  
دوروں کی بات معلوم کر سکتا ہے۔

حامل اپنے معمول سے بہت عجیب و غریب کام کر سکتا ہے۔  
جس قدر حفاظتی پاد و بڑھا جلتے گی۔ اسی قدر کام میں ہر  
رے کا حامل طاقتور اور مضبوط ہوگا۔ تو وہ بہت بلند سمرنیم



سیکھ جائے گا۔ اور اپنے معمول کو بہت جلد بے ہوش کر کے  
۴۔

معمول کو بے ہوش کر دینے کے بعد اس سے جو کچھ معلوم  
کرنا چاہیں دریافت کریں وہ صحیح صحیح بتائے گا۔

۱۔ مہریم کا حامل پاک اور صاف رہے اس کے بدن پر  
نفاقت اور کثافت برائے نام بھی نہ ہونی چاہیے۔

۲۔ عالم راست ہادی اور دیانتداری اختیار کرے سہولت میں  
پہنچے کبھی جھوٹ کو کام میں نہ لائے۔ جھوٹ سے حتی الامکان  
پرہیز کرے اور دودھ گوشت سے گریز کرے۔

۳۔ حامل کسی باغیہ مثلاً سانپ، بکھیو، شیر، بھڑیا وغیرہ سے  
کبھی نہ ڈرے وہ اپنے دل میں مصمم ارادہ کرے کہ دنیا میں  
کوئی چیز بھی مجھے ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ حامل خود داری  
اختیار کرے۔

۴۔ لالچ اور حرص، طمع سے کنارہ کشی لازم ہے لالچ انسان  
کو ڈبو دیتا ہے۔ اور یہ کامیاب ہونے میں سہ راہ ہوتا ہے  
حرص انسان کو آگے نہیں بڑھنے دیتی۔

۵۔ حامل خواہ مند ہو یا مسلمان مگر اس کو پرہیز اور عبادت  
خود کرنی چاہیے۔ مہریمات میں پرہیز و احتیاط کو مانتا مانتا  
کے خدا پرست موجود ہے اور ہر ایک کو دیکھتا ہے۔ کوئی بات

اس سے پرشیدہ نہیں تمام باتیں اس پر انکسار من الہی  
ہیں۔ وہ عالم الغیب ہے۔ عجب کی باتیں بھی اس طرح سے  
باتا ہے۔

### آنکھوں میں مقناطیسی قوت

حامل کو چاہیے کہ وہ اپنی آنکھوں میں مقناطیسی قوت بڑھانے  
لیکن اس قوت کو بڑھانے کے لئے یسوی اور تخلیق کی سنت ضرورت  
ہے۔ جب تک تہنات کا موقع اور طبیعت میں یسوی نہ ہوگی  
اس وقت تک اس علم کا حامل ہونا ناممکن ہے۔

### طریقہ

ایک مربع نمٹ سفید کاغذ کو اور اس کے درمیان سپارچ  
معد کا دائرہ بنایا شکل دیکھیے۔ وہ نشان اس قدر سیاہ اور کالا  
ہو کہ اس میں سوئی کی نوک کے برابر بھی سفیدی نہ رہے اس

نشان



کا بلندی متبندی فقط نظر سے نصف نمٹ  
بلند ہو یعنی جب تم حل کرنے کے لئے بیٹھو  
تو اپنی نگاہ اس کا مرکز نقطہ کی طرف دیکھو

وہ زمانہ اس سیاہ نقطے کو غور سے دیکھتے ہو اور اپنی پتلی چمکے  
نہ دو۔ شروع میں تو تہنات کی آنکھ بہت جلد تک جائے گی مگر







کمزور آدمی پر یہ طاقت بہت جلد اپنا اثر دکھانے لگی اور بہت جلد اس کو مصلح اور فواید فراہم کرنے لگی۔ وہ تنہا ہی کیسی طاقت سے تسخیر ہو جائے گا۔

### ایک کہانی

ایک دفعہ کوئی کلمنٹ کے اسٹیشن پر اترا۔ اس وقت اس کا ایک دوست اس کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ وہ مطلق نہ جانتا تھا کہ یہ شخص سمرائے ہے۔ اُنے ملک کسی کو بھی اس کی بابت کچھ ہی علم نہ تھا۔

وہ دونوں پلیٹ فارم پر پہنچے وہ جگہ ایک ایک میں اور غریب صورت عورت قریب سے گزری وہ بہت زیادہ قبول صورت تھی۔ اس کی شکل زاہد قریب اور عابد کش تھی۔ اس کی نگاہیں نہایت سحر آمیز تھیں۔ مشافی تھی۔ ہر ایک آدمی کی نگاہیں خواہ مخواہ اس پر لگ جاتی تھیں۔ قہرمانوں کی اس پر نگاہیں لگی تھیں۔

وہ خرام تاز سے ہزاروں کو مبہل کرتی ہوئی ایک طرف کو جا رہی تھی۔ ایک نے اپنے دوست کے ہاتھ میں چبکی لی اور مڑتے ہوئے کہا۔

”دوست یہ کس قدر خوبصورت ہے۔“

ہاں۔ نے تو خوبصورت۔ اس نے جواب دیا لیکن کیا اس نے اگر آپ فرمائی تو میں اس کو اس جگہ بلوں میں اس کو ایک اشارے میں بلا سکتا ہوں۔

اس نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

ناش الٹ آپ ایسے ہی ہیں۔ جلد جان نہ پہچان اس صورت میں آپ اس کو کس طرف بلا سکتے ہو۔ معلوم ہوتا ہے مذاق آپ کی نظرت میں موجود ہے۔ آپ دل لگی کر رہے ہیں۔

بہنیں صاحب میں دیکھ نہیں کر رہا ہوں بلکہ اس کو ایسی جگہ بلا سکتا ہوں۔

”اچھا تو بلا دو۔“

تو اس نے سنا اور کھود کر اس عورت کی طرف دیکھا اور اپنے منہ میں بڑبڑا کر کہا۔

شہر۔ ادھر آ۔ میں تجھے بلانا چاہتا ہوں۔ ہاں جلد آ۔ میں تیرا منتظر ہوں۔

اتنا اس نے کہا۔ اور وہ عورت جبکہ دس بارہ قدم راستہ طے کر چکی تھی۔ غصہ لگی اور ایک جگہ روک کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

مشوڑی دیر بعد وہ اسی کے قریب آئی اور ان کو جوت سے دیکھ کر واپس ہو گئی۔ دیکھ کر ایک دوست بولا۔

دیکھا آپ نے بلا بھی لیا یا نہیں؟



اس نے ایک اور قہقہہ دکھایا اور اس کی بات کا اعتبار نہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ ببول کر میں آگئی ہوگی۔  
"نہیں۔ میں نے اس کو بدیا تھا۔ جب وہ آئی۔"

اجپا اس دفعہ ہر بار۔

بہت اجپا اس نے کہا اور دوبارہ اس کی طرف گھور کر دیکھنے کے بعد وہی فقرے اور کچے وہ عورت بولی سابقہ رنگ اور دوبارہ ان کے پاس آئی۔

پانچ منٹ ٹھہرنے کے بعد وہ دوبارہ چلی گئی۔ اس نے پھر اپنے دوست کا خالق اڑایا اور اس کو کہا کہ وہ کسی اور کے دھوکے میں لیاں آگئی ہوگی۔ اس کو ہم پر دھوکہ ہوا ہوگا۔ کوئی اس کا رشتہ دار ہوگا۔ جس کی شکل ہم دونوں میں سے ایک سے مزور مٹی میں ہوگی۔ اس دیر سے وہ اپنا شک دور کرنے کرنے کے لئے اس یکہ آگئی ہوگی۔

اس کو میری بات سن کر غصہ آگیا۔ اس نے دوبارہ اس میں اور خوبصورت رنگ کی طرف غور سے دیکھا اور اپنی مضامین کشش سے اس رنگ کو دوبارہ اپنی طرف کھینچ لیا۔  
وہ سر بارہ آئی اور بولی۔

کیا آپ نے مجھے آواز دیا تھی۔ انا کہہ کر وہ ان کے قریب ہی پہنچے پر مینہ لگی۔ یہ دیکھ کر اس کے دوست کی حیرت کی کچھ انتہا

وہی مجھ پر مسکتے سا طاری ہو گیا۔ اس کا دم گھٹنے تک آگیا مجھے معلوم ہوا۔ کہ اس کا دوست مسخرم جانتا ہے۔ اور یہ اپنے اس علم کے ذریعہ اثر بڑے عجیب و غریب کام سے ملتا ہے۔

وہ عورت نصف گھٹنے تک ان کے پاس ہی بیٹھی رہی۔

عالم دوست نے اس طرف دیکھا اور آہستہ سے مسکرایا میں نے اشارے سے اس کو سمجھایا کہ میں اس کا قائل ہوں میں اس سے کچھ لیا کہ میں اس کے کام کو معلوم کر چکا ہوں اور اپنی طرح اٹھانہ ہی دکھا چکا ہوں۔ تب اس نے اپنی نرم نگاہیں اس خوبصورت عورت پر ڈالیں اور نہایت ہی دل آواز میں بولا جاؤ اب جاؤ۔ میرا کام سر چکا۔ تم اپنا کام ختم کر چکیں۔ اچانک وہ عورت بھاگ کر اپنی جگہ سے اٹھی اور بلدی بلدی قدم بڑھاتی ہوئی ایک طرف کو روانہ ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان کی نگاہوں سے غائب ہو گئی۔

اس نے اڑ کر اپنے دوست کو چہان سے دکھایا اور اپنے پریشاں اظہار میں گویا ہوا کہ تم واقعی ذرا دوست عالم سر۔ مسخرم خوب جانتے ہو۔ وہ مسکرایا اور خاموش رہا۔

### عالم او معمول

میں ایک ایسا علم ہے کہ اس کے نام نہ لیں۔



بیلوی دور کی جاسکتی ہے۔ اس کا عامل ضعیف کے ضعیف بیمار  
کو امید سے پہلے اچھا کر دیتا ہے۔ آہل اثر پر اس منہ کو جاننے والے  
بہت کم ہیں۔ اسی لئے اس کا زیادہ چرچہ نہیں ہے۔  
عامل کو معمول بنانے سے پہلے اپنے ہاتھوں کی طاقت بڑھانی چاہئے  
ہاتھوں کی متناطیں قوت سے معمول پر بڑا فربہ ستھرتا ہے۔

### ہاتھوں کی قوت بڑھانے کا طریقہ

کئی میز یا ایک پر اپنے ہاتھ پاؤں کو روا کر دیتا ہے ہاتھ کا  
اور میز کی سطح کا فاصلہ بہت کم ہونا چاہئے۔ لیکن اتنا کم نہ  
ہو کہ ہاتھ ہاتھ میز کی سطح سے ٹک جائے۔  
اپنے ہاتھ کو بار بار میز کی سطح سے قریب سے گزاردو اور اپنے  
قریب لاکر ہاتھوں کو جھکا دیتے رہو۔ یہ عمل روزانہ جاری رکھو  
تھوڑے عرصے بعد ہاتھ ہاتھ اس قدر طاقتور ہو جائیں گے کہ ان  
میں کسی قسم کی خفیت یا کمزوری نہ رہے گی۔

میب متبادہ ہاتھ کی متناطیں طاقت بڑھ جانے کی قوت بیلوی  
ہتھیلی میں سے ایک ہلکی اور طبیعت میں ہوائی لگنے کی پس دہی  
متناطیں ہوا سے یہ ہی ہوا برقی پاد ہے۔ اسی پاد سے عام بیا  
جاتا ہے۔ اور یہ ہی طاقت ہر شے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے  
دوروں کو بے ہوش کر دیتی ہے مگر کٹا گھٹنے آدمی کو سلا

دیتا ہے۔

استقامت کے طور پر سب سے پہلے اس کا عمل کرنا چاہئے  
پر کرنا شروع کر دو۔ میب ان پر چوٹے اثر تو پھر معمول سے  
بھی عام ہو۔

میب عامل ہمارے طریقے سے بے ہوش ہو جانے تو اس  
کی بے ہوشی میں آپ اس سے ہر ایک بات دریافت کر سکتے  
ہیں۔ وہ آپ کو صحیح صحیح جواب دے گا۔ معمول ایک ہنگ پڑا  
پڑا خیال ہٹا دے دور کی خبر دے سکتا ہے۔

میب ہاتھ آہستہ کی اور ہاتھوں کی متناطیں قوت بڑھ جائے  
تو آپ اپنا ایک معمول بنائیں۔ اور اس سے کام لیں مگر معمول  
عامل سے کم عرصہ ضرور ہونا چاہئے۔ عامل میں قدر طاقتور ہونا  
آپ ہی بیلوی وہ معمول کو بے ہوش کرے گا اگر معمول زیادہ طاقتور  
ہوگا۔ تو وہ بہت دیر میں بے ہوش ہوگا۔ شروع شروع کی آسانی  
پر عامل کو گھبراتا نہ چاہئے۔

تھوڑے عرصے بعد عام ملکہ بے ہوش ہو پایا کرے گا۔ اگر معمول  
زیادہ دیر بے ہوش پڑا رہے اور اس کو کسی وجہ سے ہوشیار کرنا  
ہو تو اپنے ہاتھ پاس کر دو۔ یعنی بجائے سر سے پاؤں کی طرف  
لے جانے کے پاؤں سے سر کی طرف لے جاؤ مگر فاصلہ اس میں  
وہ کہ معمول کے بدن سے عامل کا ہاتھ نہ چھو جائے۔



جیب معمول ہے ہر شے جو ہلے۔ تو اس کو ٹٹاؤ اور اس پر پادو ڈھانپ دو۔ بعد ازاں اس سے سوال کرو کہ جواب دے گا۔ اگر تو جیب میں جو کچھ سرخا وہ بتا دے گا کوئی سونے کی چیز کا پتہ بتا دے گا۔ باری کی دعا بھی بتا دے گا کسی دور کی جگہ کی بھی خبر کرے اس ملک کے حالات ظاہر کر دے گا۔ جیب معمول ہے وہ بھی ہر شے تو اس سے پوچھ لوں نہیں کہتا ہے وہ کیا کرتا ہے اس کی حالت کیسی ہے۔ اس جگہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ خود آپ کو بھیجے اور درست جواب دے گا۔

### نوٹ

طریقہ۔ حامل معمول کو اپنے سامنے کھڑا کرے اور اس کو پہلے سے بتا دے کہ جس وقت میں ہاتھ پاس کر دوں معمول دل میں کہے۔ مجھ پر متناہی خواب غالب آجائے اس وقت حامل اور معمول کا دعویٰ کسی اور طرف نہ ہونا چاہیے کیونکہ اس کی سمجھت غلط ہے۔ حامل اپنی آنکھیں معمول کی آنکھوں میں گاڑ دے اور اس کو ہدایت کر دے کہ جگہ نہ جھپٹے۔ آنکھوں کی کشش اور ہاتھوں کی طاقت سے معمول پر متناہی خواب بہت جلد غالب آجائے گا۔ اور معمول بے ہوش ہو جائے

مستخرج میں چلا کہ مندرجہ ذیل چار طاقتوں سے کام لیا جاتا ہے۔

۱۔ دماغ (دل بھارت)۔ ۲۔ نفس (دل)۔ ۳۔ قلب۔  
لہذا ان کو طاقتور بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء معمول کرے تو اچھا ہے اور مفید ہے۔  
دماغ کھلے۔ مغزیات دماغ، دودھ، اندکی، اشریت، نارنجی، منہ، تم کدو۔ استعمال کرے۔ عطر سونگے باؤں میں بادام، دھن، لکڑی، بھنگا کو ریغہ سے پرہیز کرے۔  
بھارت کھلے۔ مغزیات بھر، دارچینی، سیاہ مرچ، بادیاں، زعفران، بادام، ٹھنڈی، بڑی، دلیہ، بارغ کا پیر کرے۔ پھولوں سے طبیعت خوش کرے۔ آگ کی طرف زیادہ نہ دیکھیں سوچ کو بھی زیادہ نہ دیکھیں۔ کثرت جامع سے پرہیز کریں۔  
نفس کھلے۔ اس کے لئے صاب سے زیادہ دو مانی غذائیں مویق اور واگ وغیرہ چھ اچھے کھانے سے نفس و دماغ دیکھے جاب کھانے کا پیر کرے گویا ہر حال میں اپنے دل کو خوش رکھے۔  
قلب کھلے۔ مغزیات قلب، زعفران استعمال کرے امروہ اور انار شیریں ہیں مغزیات قلب کے لئے مفید ہے پانی، کھانے، شہد، دھن، دلیہ، اچھی چیزیں ہیں۔  
حکم گراما میں معمول کا عرق ہی بہت زیادہ مفید ہے۔



مثلاً اگر کوئی شخص دریافت کرے کہ میں کس وقت مر جاؤں گا  
یا کب مردوں گا۔ اس قسم کی باتیں معمول سے قطعاً نہ دریافت کرنی  
چاہیے۔

معمول کو زیادہ دیر تک بے ہوش نہ رکھنا چاہیے۔ اگر معمول  
کبھی خواب میں ہو تو اسے بات یاں کر کے اس کو خود ہی  
ہوشیار کرینا چاہیے۔ ورنہ اگر معمول زیادہ گہرے خواب میں  
نہ ہو تو وہ خود ہی ہوشیار ہو جاتا ہے اور عامل کو اسے  
زیادہ ہوشیار کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

### جادو اثر برقی کرنٹ یا محبت کا تیر

اس کے لئے بھی آنکھوں کی قوت بڑھانے کی ضرورت ہے  
اس میں اور مسمریزم میں فرق دراصل مادی فرق ہے۔ اس کا  
عامل جب پوری طرح عاقل ہو جائے گا۔ تو اس کی زندگی عاقل  
حالات پیش و عشرت ہوگی دنیا میں اس عزت اس کی وقعت بہت  
زیادہ ہو جائے گی۔ وہ اپنی آنکھ کے ایک آنسو سے اس کی زندگی  
میں کوئی پاپہ طلب کر سکے گا۔

اگر عامل یہ خیال کرے کہ میں کمزور ہوں تو وہ ضرور ان  
چیزوں کو بار بار استعمال کرتا رہے تاکہ اس کی قوت کس حال  
میں بھی کم نہ ہو۔ اگر عامل کمزور ہی نہ ہو تو بھی وہ ان ادویات  
اور مقدمات کو استعمال کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں فائدہ دیتی  
ہیں۔ اور عامل کو بہت جلد طاقتور بنا دیں گی۔ جس کا یہ  
کے لئے ایک خاص مقصد ہے۔ اس کا معمول عام ہے۔  
معمول کو عامل ایک ایسا ایسا سے بہت سے کام لے سکتا  
ہے۔ وہ خود بھی دیر میں غرق ہو جاتا ہے۔

وہ تیز بھی کر سکتا ہے۔ مسمریزم کا عامل نیک طبیعت کا  
کارنامہ چاہیے۔ جہاں تک ہو سکے عامل راست بازی اختیار  
کرے اور ددوغ گوئی سے حق ادا کرے کرنا ہے۔

مسمریزم کھینے کے اور بھی بہت سے تانے ہیں۔ مگر جو تانہ  
بنائیت آسان اور سہل تھا۔ وہ اس کتاب میں لکھ دیا گیا ہے  
مسمریزم کے عالم کو چاہیے کہ وہ معمول سے مشرکے بھرا اور کوئی  
پروسیکل مصلحت کا باعث نہ ہو۔ ہرگز کچھ نہ دریافت کرے اور  
نہ کوئی شخص عاقل کو ان دو باتوں کو دریافت کرنے پر مجبور  
کرے۔

تدریجی رازوں کی بابت بھی معمول سے کچھ دریافت نہ کرے۔ وہ



اگر اس کا حامل اپنے دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ کر  
 بائیں کرے گا۔ تو اس کے دشمن کا دل اندر کو مٹنے لگے گا۔ وہ  
 اپنے جسم میں کسی نے آگ لگا دی وہ  
 اپنی طبیعت میں بے مین اور اضطراب میں محسوس کرے گا۔  
 حامل سے اس کا دشمن کہیں نہ آگے نہ ہٹائے گا۔ حامل اپنی آنکھ  
 کے ایک انگلی سے اس سے اپنی مرضی کے موافق کام لے  
 سکے گا۔ وہ جو چاہے گا۔ اس کی زبان سے کہہ سکے گا۔  
 اگر کوئی شخص اس کے تلامذہ پر قہر اپنی کنش میں  
 جاوے اور برقی کرنٹ یا جیت لے تیر سے اس کو اپنے قبضے  
 میں نہایت آسانی سے کر سکتا ہے۔ برقی کرنٹ نہایت عجیب و غریب  
 جیت کا حیر ہے۔ اس کا مادہ خالی نہیں جاتا۔

ایک وقت اس کے حامل نے اس سے اپنے دشمن  
 کو اس قدر رام کیا کہ وہ اس کے قدموں پر گرے گا۔ جیت سے  
 لئے یہ قوت بہت زیادہ مفید ہے۔ اس کا عمل ہی نہایت ہی  
 آسان ہے۔ نہ کہ پڑھنے کی ضرورت ہے نہ کہ لکھنے کی ضرورت  
 صرف ایک عمل طریقہ ہے اور اسی طریقے سے حامل اپنی قوت  
 بڑھاتا ہے۔

یہ قوت چاند کی روشنی سے بڑھتی ہے۔ اور حامل چاند کی  
 لائٹ سے ہی رات کے وقت اپنی طاقت بڑھاتا جاتا ہے اور وہ

وقت رات اپنی طاقت اس قدر بڑھاتا ہے کہ پھر  
 اس کا مادہ خالی نہیں جاتا۔ قہری آغاز میں تو بہت نواہ سے  
 عمل شروع کر دیتا ہے۔ مگر کچھ عرصہ بعد اس کا شعلہ پورا  
 ہو جاتا ہے قہر وہ سبک جاتا ہے۔

قہری کو اپنا شوق ہر وقت تلامذہ رکھنا چاہیے۔ اور وہ اپنا  
 برقی کرنٹ آہستہ آہستہ بڑھاتا رہے۔ جب وہ پورا حامل ہو  
 جائے گا۔ تو اس کا جیت کا تیر ٹھیک نشانہ پڑے گا۔  
 وہ سرے بہت میں سمے بنا دیا ہے کہ سریزم کے طریق  
 پر کچھ آنکھوں کی مقناطیس قوت بڑھائی جاتی ہے۔  
 اس میں ہی ہم برقی کرنٹ کا طریقہ دوج کرتے ہیں۔

### پہلا طریقہ

چاند کیا ہے دراصل ایک مادی شے ہے جو ہماری زمین کی  
 آسماں ایک ہے۔ وہ بذات خود چمک دار نہیں بلکہ سورج  
 کی روشنی نے اس کو ہمدار بنا دیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ پہلی دوری، قہری اور چوتھی تلامذہ کو  
 وہ بصورت بدل نظر آتا ہے۔ بعد ازاں پانچویں، چھٹی تلامذہ  
 اور آٹھویں کو نصف دائرے کی شکل میں ہو جاتا ہے اور اسی



۱۰۔ اہم پر دا چاندھ میں ماہ کا ط بن جاتا ہے۔ میں اس کا مطلب

یہ ہوا کہ تاریخ کے ساتھ پانچویں تبیین

جو باتا ہے۔ دوست افکاروں میں یوں خیال

کرنا چاہیے۔ کہ جتنے میں پر آفتاب عالیہ

کی کرشمیں پائندہ پر پڑتی رہیں۔ اتنا ہی حصہ

اس کا دشمن اور مہر بہ جاتا ہے اور

مکمل ہوتا ہے۔ اگر چاند نہایت غور میں

یا منور ہوتا تو اس کی شبیلیں ہرگز نہ ہوتی

نہ بدعتیں خالص کے طور پر سمجھ کر

وہ نباتات جو درختن ہیں۔ اس کے

۴۰ پورا ہی چمکتا ہے اس کی شکل میں

چاند کی طرح تغیر و تبدل واقع نہیں ہوتا

اگر وہ تار یک ہو تا تو اس کی شکل ہی

چاند کی طرح تبدیل برقی اور وہ چاند کی طرح ۱۹۰۳ء تا تاریخ کو نظر

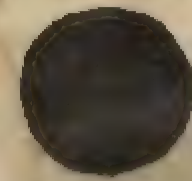
فصل

اس کا یہ مطلب ہوا کہ سورج کی اس روشنی سے جو پانچ گزٹ

کے بعد ہماری فرینج تک پہنچتی ہے پھر اس درشن سے انٹارکٹک

کرت پیدا کر سکتے ہیں۔

علاوہ اس کاغذ کے بعد سے شروع کرنا چاہئے۔ اور ساتھ ساتھ



۱۔ مسلسل کرتے رہنا چاہیے۔ پانچ کی روشنی سے آنکھوں کی دلتی

جائے گی۔ اور بہت کا قریب بہت جلد حاصل ہو جائے گا جو نہایت

یہ ثابت ہوگا۔

طریقہ۔۔۔ پنگ پریت جاو اور اپنی نظاہں جاو رکھاؤ عمر

پاک نہ جھپکے جتنے عرصے تک آبِ حیات سے انکسار نہ سکے گا۔

۱۱۔ خوب غور سے اس کو دیکھنے کی کوشش کریں۔

یہ عمل اس وقت کرنا چاہئے جبکہ خوراک اچھل جعفر ہریک سے

از تہارک تمام قریں ایک ہی طرف لگ جائیں اور وہ قریں

بیماری مرضی کے مطابق کام دیں۔

اس طرح تم بہت جلد کامیاب ہو جاؤ گے۔

پہلے درجہ میں تو تم بہت مدد تنگ مارو گے اور پھر

رم رم یا فی نکلنے کے کا۔

روزانہ وار کوشش کرتے رہو۔

میں تم اس قابل ہو جاؤ گے کہ ایک گھنٹہ کا کام ایک روز میں کر سکو

وہ لوگوں کے اس وقت ہائیڈروکربن کے

میں نے بائیں سرخ نظر آنے کا واسطہ دیا۔ اس کے بعد بائیں

[illegible]

وہاں پہنچ کر انہوں نے ایک کھوکھلی جگہ پر ٹھہر گئے۔

وہی ہے جو کہ اس کے لئے ایک نیا عالم بنا دے گا۔



اس کی غلطی ہے جو وہ تدریج کی دی ہوئی طاقت سے کوئی مفید کام نہیں لیتا اور دوسروں کی خوشامد اور منت کرتا ہوتا ہے۔

طریقہ - دوپہر کو جبکہ سورج اپنی پوری شہادت کے ساتھ آسمان پر چل رہا ہو اس وقت اس سے آنکھ ملاؤ اسے دوسرے دن تو اس کو ایک منٹ بھی دیکھنا مشکل ہو جائے گا۔ اور یہ اس کی طرف دیکھو گے آنکھوں میں پانی پھر آئینا آنکھوں کے آئینے اور تاریکی چھا جائے گی۔ داغ جگرانے لگے گا۔

جس دن گرہ رتے بائیں گے مہار کی نظاریں پختہ ہوتی بائیں کی داغ دسہ کر سینک نکال کر ہرگز ہرگز سورج کی طرف نہ دیکھیں ورنہ بینائی سلب ہونے کا خطرہ ہے دوپہر جب آنکھ ملا کر سورج کی طرف اسے شاہیں تو اپنی آنکھیں بند کر کے دوبارہ سورج کی طرف ان دونوں آنکھوں کو بند کر دو تاکہ بند آنکھوں پر ہی سورج کی کرنیں پڑ سکیں۔

اس عمل سے آنکھوں کی تکالیف جلد از جلد رفع ہو جایا کرے گی اور خطرے کا یہی اندیشہ نہ رہے گا۔

نوٹ - ایک منٹ بڑھاتے جاؤ۔ یعنی پہلے دن پانچ منٹ نکال جائی ہے تو دوسرے دن ۶ منٹ۔ تیسرے دن ۷ منٹ ہوتے دن ۸ منٹ جتنے عرصے سورج سے آنکھ ملاؤ اتنے ہی عرصے

دنوں تکیں بند کر کے ہی اس طرف دیکھو جب ایک گھنٹہ کا عمل سورج سے آنکھ ملا سکو گے اور مہار کی نظاریں نہ چھل سکیں۔ اس وقت سمجھ لیں کہ آپ پوری طرح سن ادا تیزم کے حامل ہو گئے اتنے عرصے نگاہ مہار سے مہار کی آنکھوں میں متقابل قوت پیدا ہو جائے گی۔ اور تم یہ محسوس کر گے کہ کوئی چیز مہار سے دل سے آنکھوں کی راہ سے گزر کر سورج کی طرف جا رہی ہے۔ یعنی کہ ایک لائن بن جائے گی جو مہار کی آنکھ سے لے کر سورج تک بند ہوگی۔

یہ مہار کی آنکھ کا برقی کرنٹ ہے۔ جو تم نے حاصل کر لیا ہے اس کرنٹ سے بہت سے کام لے سکتے ہیں۔

بیادریوں کو نادمہ پہنچ سکتا ہے۔ دشمن اور عشق میلو و ہر دہائی پر جاتا ہے جس کی طرف آپ محبت سے دیکھیں گے وہی آپ کی طرف پہنچ آئے گا۔ اور جس کو آپ تفریق سے دیکھیں گے وہ آپ کے دلب میں آجائے گا۔ وہ تفریق کا پہنچنے لگے گا۔ اس کے دل آپ کا خوف پیدا ہو جائے گا۔ وہ آپ سے ڈرنے لگے گا۔ آپ پر کائنات یا کوئی اور چیز رکھ کر اس کو اپنے برقی کرنٹ سے آشنا کر کے اس سے بلند کر سکو گے اور حرکت دے سکو گے۔ اس طرح بہت قریب اس برقی کرنٹ میں موجود ہیں جن کو محبت کا تیرہواں کہا جاتا ہے۔



۷۸  
تاعاقبت اندیشی کا خوفناک منظر  
عامل کی خودکشی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مسکرم ایک محراب سے گزر رہا تھا کہ وہ مسکرم کا بھی عامل تھا برقی کرنٹ بھی حاصل کر چکا تھا۔ گویا وہ اپنے کام میں بالکل طاق تھا۔ اس کو اپنی نقائصی طاقت پر بہت غرور اور زبردست فخر تھا۔ وہ خیال کرتا تھا کہ اس کی طاقت کے سامنے دنیا کی تمام طاقتیں بیچ ہیں۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اپنی طاقت سے ناممکن کام بھی ممکن کر دکھا سکتا تھا۔ اس وقت جبکہ وہ محراب سے گزر رہا تھا اس نے ایک کنوئیں پر چڑھ سات آدمی دیکھے جو زود لگا کر کوئی چیز کو زمین سے نکل رہے تھے۔ جو کہ گڑبڑ تھی۔ وہ شخص بھی ان کے قریب پہنچ گیا۔ اور جرات سے ان کا تشہد دیکھنے لگا۔ کوئیں میں وہ مال میسر پڑ کر پڑا تھا۔ جس میں پانی نکلنے کے ذریعے سے گئے ہوئے ہیں۔ وہ تمام آدمی اگرچہ زود لگا رہے تھے مگر وہ پھر بھی نکلنے کا نام بھی نہ لیتا تھا۔

یہ دیکھ کر عامل صاحب کو غصہ آگیا وہ اچھل کر ان کے قریب پہنچا اور کہا۔ تم سب ہٹ جاؤ۔ میں اکیلا ہی اس کو نکال دوں گا۔ لوگوں نے عامل کو دیکھا نہ خیال کیا۔ مگر عامل کا غصہ بڑھ چکا تھا۔ لہذا کوئی بات نہ نظر دیکھتے ہوئے تمام آدمی اس جگہ سے ہٹ گئے عامل صاحب کو محراب کے پاس پہنچے اور غرور سے کوئیں کی طرف دیکھا اس میں داخل ہوا

پڑ پڑا ہوا تھا۔ عامل نے اپنی آنکھوں کی برقی طاقت سے کام لینا شروع کر دیا۔ وہ بہت ذہنی چیز تھی۔ اس نے اپنی آنکھ کی نقائصی طاقت سے اس کو اوپر کی طرف کھینچنا شروع کیا۔ اور بہت کچھ کامیاب ہی ہو گیا۔ جس وقت وہ کنوئیں کے کنارے کے قریب آگیا تو عامل نے اپنی آنکھ کے پٹیکے سے اس کو باہر نکالنا چاہا۔ اس عمل سے اس کی دونوں آنکھیں باہر نکل پڑیں۔ اور وہ بالکل اندھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ غیر آنکھوں کے تھا۔ اس کی آنکھوں کی جگہ سے خون بہہ رہا تھا۔ اس نے ایک چمچ لاری اور اسی جگہ سر ٹکرائے لگا۔

وہ شخص اسی جگہ اپنا سر ٹکڑا ٹکڑا کر مر گیا اور اس کا کام تمام ہو گیا۔

صوبہ بنگال کا کالا بادلو

اکڑ آپ نے سنا ہوگا کہ بنگال میں آسٹریل بھی اس قسم کے آدمی ہیں جو اپنے بادلوں کے اثر سے لوگوں کو نیند اور کمزوری وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ دنیا میں بادلوں داخل کوئی شے ضرور ہے مگر اس کو کتنا مشکل ہے۔ جو شخص ایک دفعہ جلد پڑا کر جاتا ہے وہ قریب و غریب آدمی بن جاتا ہے۔ اگرچہ ہمارے مذہب میں بادلو







نکلا سے اور اس عجیب و غریب حکم سے دوست بن جائیں گے  
وہ ہزار ہزار کم و بیش کی اکاؤ سے ڈر دیکھیں گے۔

دشمن کو تیری اور احسان سے مارنا چاہیے۔ واماں اس کا نام  
ہے۔ یہ حرف اس دہر سے لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ عمل میں کلا جاوے  
دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچانے کے لئے مت سیکھو۔ اگر تم  
نقصان پہنچانا چاہو گے تو اس صورت میں دوسروں کو نقصان تو  
فرد پہنچا سکتے۔ مگر ایک دن سب کو مرنا ہے۔ اور عذاب و ثواب  
کے سوال و جواب فرد ہوں گے۔ اسی لئے دوسری دنیا کے لئے میں  
کہ اپنے ساتھ لو۔ دنیا میں ٹیکل کرو۔ اور اس ۷ پھیل تم کو فرد  
لے گا۔ اگر تم کسی پہ احسان کرو گے تو خدا تم پہ احسان کرے گا۔ وہ  
بڑا مہربان ہے۔

طريق

اور کئی سالوں تک وہ شہر کے قریب ہو تو رات کے بجے  
 پہنچ کر اپنے کمرے سے بیٹھ کر اپنے دونوں پاؤں اس میں  
 ڈال دے اور وہ قسموں تک پاؤں میں ٹوچے وہی۔

انھوں نے علیؑ کو چند کی معذرت سے شروع کر دیا اور برابر چالیس  
روز تک کرتے رہے اور چالیس دن کے بعد یہ علیؑ فخر ہو گا۔

وہاں وہ نکل آئے۔ سا۔ آگے سا ایک سو بیس بار پڑھو اور اپنی  
انھیں پانی کی سطح پر دکھا کر اس کو غور سے دیکھتے رہو اور بے خوف و

خطر وہ عمل ہے جس سے

پہلے روز تو کچھ نہ معلوم ہو گا مگر اس انتظار و انتظارِ ظاہر ہو گا۔ کہ منہ کے  
دونوں کانہ سے اس وقت تک ذرا بوجھل معلوم ہوں گے۔ جب تک  
وہ عمل نہ ختم کر دے گا۔ ایسا معلوم ہو گا کہ کوئی چیز آپ کے کانہ سے پر  
سار ہے اور وہ آپ کو پانی میں دھکیل رہی ہے۔ تم باہل نہ بگوانا  
اور کیونکہ نہ نظر دیکھتے ہوئے عمل جاری رکھنا۔ جب تک ختم نہ ہو جائے  
نہ تو کسی اور طرف دیکھنا اور نہ کسی سے بولنا کیونکہ ان دونوں صورتوں میں  
تھکان کا اندیشہ ہے۔ جب تم عمل شروع کر دو۔ اس وقت اگر کتنا ہی  
خردی کام کیوں نہ ہو عمل ختم کرنے سے پہلے ہرگز ہرگز نہ اٹھنا اور نہ  
بات کرنا۔ عمل کو اور چھوڑنا کام کی علامت ہے۔

دوسرے دن پھر جاذ اور وہ علی و سہا بادر پھر تیسرے دن ۵ لہا چوتھے

دن ۱۵ پانچویں دن ۱۴ بجے روزہ ۱۱ ساتویں روزہ ۱۰ آٹھویں روزہ

۱۹۵۰ زریں روز ۲۰۵ دسویں روز ۲۱۵۔ گیارہویں دن ۲۲۵ بارہویں دن

۱۲۵ قیرونی دن ۲۴۵ چودھویں دن ۲۵۵ پندرھویں دن ۲۶۵ سولہویں

دن ۲۷۵ سترجیس دن ۲۹۵ اخاریس دن ۲۹۵ افسوس دن ۳۰۵ م بیسوی

دن ۲۱۵ اکسیری دن ۲۲۵ بائیری دن ۲۳۵ قییری دن ۲۴۵ چربی

دن ۳۵۵ پچیسویں دن ۳۶۵ چھوٹوں دن ۳۷۵ تاشوہی دن ۳۸۵

الطائفة

دن ۹۵ استوی دن ۵۰۰ تمیز دن ۱۵۰۰ کنسوی دن ۲۰۰۰ جمیع

دن ۲۵ تم تیسویں دن ۲۴۵ جم تیسویں روز ۵۵۵ پستویں دن ۴۵ تم تیسویں  
 دن ۵۵۵ تم تیسویں دن ۵۵۵ تم تیسویں دن ۹۵ تم تیسویں روز ۵۵۵ اور  
 چالیسویں دن ۱۱ ایک ہزار گویا چلے دن ۱۲۵ سے شروع کرو اور روزانہ  
 ۱۰ بڑھاتے رہو۔ مگر آخری دن چالیسویں دن ایک ہزار مربع پڑھو  
 اور اس قدر بڑھنے میں ہو جاؤ کہ خود کو بھی بھول جاؤ۔ ایسے بن  
 جاؤ۔ کہ گویا دنیا پر تم موجود ہی نہیں۔ جب تک عمل ختم نہ ہو  
 جائے۔ آکھ پانی پر سے نہ پھاؤ اور اگر ممکن ہو تو بلب بھی نہ  
 چمکے دو۔ لفظ ملاحظہ ہو اس میں عمل کی تعداد اور روز کی گنتی کے  
 ساتھ پانی کے انقلابی رنگ کو بن واضح طور پر ظاہر کر دیا گیا ہے۔

| دن              | تعداد عمل | پانی کا انقلابی رنگ    |
|-----------------|-----------|------------------------|
| پہلا روز - ۱    | ۱۲۵       | کوئی تبدیلی نہیں       |
| دوسرا روز - ۲   | ۱۳۵       | "                      |
| تیسرا روز - ۳   | ۱۴۵       | "                      |
| چوتھا روز - ۴   | ۱۵۵       | "                      |
| پانچواں روز - ۵ | ۱۶۵       | "                      |
| چھٹا روز - ۶    | ۱۷۵       | ہلکا کلابی معلوم ہو گا |
| ساتواں روز - ۷  | ۱۸۵       | ذرا تیز کلابی          |
| آٹھواں روز - ۸  | ۱۹۵       | بہت تیز کلابی          |

| دن                 | تعداد عمل | پانی کا انقلابی رنگ |
|--------------------|-----------|---------------------|
| نواں روز - ۹       | ۲۰۵       | ماریخی نظر آئے گا   |
| دسواں روز - ۱۰     | ۲۱۵       | بادامی "            |
| گیارہواں روز - ۱۱  | ۲۲۵       | گہرا بادامی "       |
| بارہواں روز - ۱۲   | ۲۳۵       | گہرا بادامی "       |
| تیرہواں روز - ۱۳   | ۲۴۵       | بہت ہی گہرا بادامی  |
| چودھواں روز - ۱۴   | ۲۵۵       | سرخ نظر آئے گا      |
| پندرہواں روز - ۱۵  | ۲۶۵       | ہلکا سرخ "          |
| سولہواں روز - ۱۶   | ۲۷۵       | زیادہ سرخ "         |
| سترہواں روز - ۱۷   | ۲۸۵       | خون کی طرح سرخ      |
| اٹھارہواں روز - ۱۸ | ۲۹۵       | خون سے زیادہ سرخ    |
| انیسواں روز - ۱۹   | ۳۰۵       | نور بدھ سا          |
| بیسواں روز - ۲۰    | ۳۱۵       | زرد                 |
| اکیسواں روز - ۲۱   | ۳۲۵       | مہنتی               |
| بانیسواں روز - ۲۲  | ۳۳۵       | دھاق                |
| تیسواں روز - ۲۳    | ۳۴۵       | نیلا                |
| چوبیسواں روز - ۲۴  | ۳۵۵       | نیلگوں              |
| پچیسواں روز - ۲۵   | ۳۶۵       | دودھیا              |
| چھبیسواں روز - ۲۶  | ۳۷۵       | سیاہ                |



|                    |      |                |
|--------------------|------|----------------|
| شاہیوں روز - ۲۷    | ۳۸۵  | بالکل کاٹا     |
| اشاہیوں روز - ۲۸   | ۳۹۵  | "              |
| انتہیوں روز - ۲۹   | ۴۰۵  | "              |
| قیسوں روز - ۳۰     | ۴۱۵  | "              |
| اکتیسوں روز - ۳۱   | ۴۲۵  | پٹلا           |
| بستوں روز - ۳۲     | ۴۳۵  | پٹلا پٹلا      |
| تیسویں روز - ۳۳    | ۴۴۵  | کپاس           |
| چونتیسویں روز - ۳۴ | ۴۵۵  | کپاس           |
| پنچیسویں روز - ۳۵  | ۴۶۵  | "              |
| چھتیسویں روز - ۳۶  | ۴۷۵  | سرخ            |
| سیاسیوں روز - ۳۷   | ۴۸۵  | "              |
| دسویں روز - ۳۸     | ۴۹۵  | خون کی طرح سرخ |
| انالیسویں روز - ۳۹ | ۵۰۵  | "              |
| چالیسویں روز - ۴۰  | ۱۰۰۰ | "              |

مذہب بالاتاریخوں میں پانی کے انعقاد رنگ کی جو حالت ہو کہ وہ آچکے  
معلوم ہو کہ - چالیسویں روز پانی بالکل سرخ نظر آئے گا - اور دریا میں  
جوش و ملہم پیدا ہو جائے گا - غنیانی آجائے گا - تمام دریا کا پانی اپنے  
لئے لے گا۔

ان دنوں میں عجیب و غریب دواؤں کی شکلیں تم کو مرزد نظر آئیں گی۔ ان کو  
دیکھ کر دانا اور مٹی کو دھو چھڑنا دست نہیں دینا نہایت ہی خطرے  
کا اندیشہ ہے۔ ممکن ہے کہ جان سے ہاتھ دھو جائے۔  
اسی دن سے تم بنگالہ کے ملک جادو کے عامل بن جاؤ گے اور  
اس سے عجیب و غریب کام سے لگو گے۔

وہی منتر جس کی طرف پڑھ کر ہر ملک ملو گے وہی متھارا ختم  
بن جائے گا۔ حاکم مہراں ہوگا۔ طبیعت ہشاش بشاش رہے گی۔  
اس کے عامل کو چاہیے کہ وہ اپنے خیال بلند رکھے اور چھوٹی  
بھوٹی باتوں کو ہرگز سرگز اپنے دل میں جگہ نہ دے کسی کو غلط سے اپنا  
دشمن نہ خیال کرے اگر کوئی دشمن بھی ہو تو بھی اس کو تین بار معاف  
کر دے اور اس سے انتقام نہ لے کسی مانو حاد دوست پر میں اپنے  
صل کا مانو ظاہر نہ کرے۔

### محبت پیدا کرنے کیلئے کالا جادو

اگر کوئی شخص آکر کہے یا خود کسی سے محبت کرنا پاس تو پانڈ کی  
پہلی تاریخ کو صوم ہزار سے مانو اور اس کے وہ تپے بناؤ۔ ایک  
کی شکل عورت کی ہو اور دوسرے کی مرد کی طرح عورت پر  
معتوق کا نام اور مرد کی چھاتی پر عاشق کا نام سوئی سے کھودو۔  
اپنے سے ایک گڑہ تھوڑا کر دو مگر اس کی مٹی شرتا خیرا اور چوڑائی  
شمال جنوبی ہونی چاہیے۔

عاشق کے تپے کو مشرق دیوار کے ساتھ کھڑا کر دو اور اس کا  
منہ مغرب کی طرف ہونا چاہیے۔ اور عشق کے تپے کو مغرب دیوار  
کے ساتھ کھڑا کر دو۔ اس کا رخ مشرق کی طرف ہونا چاہیے۔ اور  
عاشق خود شمال کی طرف بیٹھ جائیے۔ ایک ہزار مرتبہ دونوں کے  
درمیان بیٹھ کر دہی کالا باد پڑھے اور دونوں کو تھوڑا تھوڑا آگے  
کو سرکائے۔

ان کو آگے بڑھانے سے پہلے افزہ لگا دینا چاہیے۔ کہ ان کو  
اتنا بڑھایا جائے کہ پندرہویں روز دونوں تپے کمرے کے درمیان نقشے  
پر آکر مل جائیں۔

اگر ممکن ہو تو کمرے کو ناب کو برابر کے دو حصوں میں تقسیم کر کے  
نشان لگا دینا چاہیے اور درمیان نشان پر اس تم کا نشان لگا دے تاکہ  
یہ معلوم ہو جائے کہ کھان شمع پر پندرہویں روز دونوں تپوں کو آپس  
میں مل جاتا ہے۔

روزانہ ایک ہزار مرتبہ کالا باد پڑھے اور ان تپوں کو آگے بڑھاتا  
جائے یہ کر کہ صرف پندرہ دن کے لئے تھوڑا کریں اس میں کسی دوسرے  
آدمی کا داخل نہ ہونے دیں۔ ہاتھ دھتھ کر دیں۔ اور تپوں کو  
اسی جگہ چھوڑ دیں۔ جہاں تک کہ وہ بڑھائے گئے ہیں۔ پر عمل نصف  
شب گزر جانے کے بعد شروع کرنا چاہیے۔

یہ عمل وہی شخص کرے گا۔ جو پورے پانچویں روز تک

دیا میں بیٹھ کر اپنا چہ پورا کر چکا ہو اور اس حصہ کی  
دہی کو تھوڑا کر چکا ہو۔ پندرہویں دن جب وہ دونوں  
تپوں میں مل جائیں تو گز بھر گز گزنا سکود اور  
دونوں تپوں کو اس گز سے میں اتار دو کہ دونوں  
کی مچلیاں آپس میں مل رہی چلیں۔

ان دونوں رات میں اتارنے کے بعد منی آہستہ  
آہستہ نکالیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ دونوں  
تپے علیحدہ نہ ہو جائیں۔ منی نکال کر فریض کو چھوڑ  
رہو۔ اور ادھر سے پیپ کر زمین برابر کر دو۔

اس جگہ پر ایک سایہ سا تھمے آئے گا۔ جو اس جگہ  
رہے ہوٹ کر اس کی جگہ زمین میں جذب ہو جائے گا  
وہی سایہ اپنا اثر دکھائے گا۔ اور طالب و مطلوب  
کے دل میں محبت پیدا کرے گا جب تک کہ وہ  
دونوں تپے اس جگہ دفن دیں گے اور جب تک  
ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے گا محبت  
پر گز ہرگز کم نہ ہوگی۔ بلکہ روزانہ اضافہ ہوتا ہی  
جائے گا۔

اگر محبت قطع کرنی ہو تو وہ جگہ کھودیں اور دونوں  
تپوں کو نکال کر دریا میں پھینک دیں اسی دن سے



بہت کا اثر دونوں کے دل سے تعلق ڈالنے پر  
جاتا ہے۔

### نفاق ڈالنے کیلئے کالا جادو

اگر کسی میں نفاق ڈالنا ہو تو یہی صوبہ نکال کا کالا جادو اس  
کا زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ اس کا طریقہ بالکل آسان  
ہے اور پہلے طریق سے اگرچہ کچھ ملتا جلتا ہے مگر پھر  
اس میں ضرور بہت فرق نظر ہے۔

### طریقہ ملاحظہ ہو

ایک کمرہ اپنے لئے تجویز کرو۔ اور بازار سے مرد  
کو لے کر وہاں اس کو گرم کر دے گرم کرنے کے بعد ایک  
عورت اور ایک مرد کا چلا بناؤ۔ مگر مرد کا پہلا عورت  
کے چلنے سے کچھ قدر بلند اور نمونہ ہو جائیگا۔  
جب دونوں چلے بنیاد ہو جائیں تو مرد کی چھاتی پر  
عاشق کا نام اور عورت کی چھاتی پر معشوق کا نام  
سول سے رک سے لکھو۔ اور کمرے کے درمیان مرد  
اور عورت کو چھاتی سے چھاتی ملا کر کھڑا کر دو مرد کا  
منہ مشرق کی طرف ہو بدھ سے سوج نکلتا ہے اور

عورت کا منہ مغرب کی طرف جس طرف کہ سوج  
ورڈانہ شام کے وقت اپنی تمام ماضیت طے کرنے کے  
بعد مغرب ہو جاتا ہے۔

یہ عمل ہزار تاریخ کو شروع کر دیا کہ چاند گھٹنا شروع  
ہو جاتا ہے۔ بطور سابق نصف شب گزرنے کے بعد اس  
کمرے میں داخل ہو جاؤ۔ مگر اور آدمی ہرگز ہرگز ہتھارے  
ساتھ نہ ہو۔ اور نہ عمل کرتے وقت کسی اپنے یا غیر آدمی  
کی آواز کان میں آئے۔

اس کام کے لئے تو کوئی ایسا مکان ہونا چاہیے جو  
آبادی سے خراب دور ہو۔ اور اس بات کا اندیشہ نہ ہو  
کہ کوئی نام رست رات ضائع کرے گا۔

رات کے بارے کا بارو آگہ۔ سا۔ آگہ سا پوسٹ  
ایک ہزار مرتبہ پڑھو اور پڑھنے کے بعد دونوں چلیوں کو  
کچھ علیحدہ علیحدہ نام لے کر دو۔ میں نے بسے بتا دیا تھا  
کہ کمرے کو بارے کے ۳ حصوں میں تقسیم کر کے نشان بنا  
دینے چاہیے۔ کچھ چلیوں کو آگے پیچھے برسانے میں تسلی  
کا اندیشہ ہے۔ احتیاط فروری ہے۔ اور ان کو درست طور  
پر آگے پیچھے کیا جاسکے۔

شال کے طور پر فوس کر دکر ۳۰ گز لمبا ہے تو اس





## حیرت انگیز ہینٹائیزم کی ماہیت

ہینٹائیزم۔ ایک عجیب و غریب متضامی کشش ہے جس کا نام دماغ اور انحصار قوت ارادہ پر مبنی ہے۔

قوت ارادہ کے معنی کسی بات کو محکم میں پورا پورا ارادہ کرنا۔

قوت ارادہ کی مثالیں

خیال نہ کرنا کہ میں روٹی نہ کھاؤں گا۔ تو نہ کھانا خوب بھوکے رہنا یا کسی بات پر اڑ جانا اور جہاں تک ممکن ہو اس بات پر اڑنے نہ پنا خواہ مفید ہو یا مضر۔

اس بات کا ارادہ کر لینا کہ روٹی کھانے کے بعد پانی نہ پیوں گا یا بالی نہ کھاؤں گا۔ یا ہرگز ہرگز رات کو نہ سوؤں گا۔ یا نکال گھس کو حذر بلاؤں گا۔ اس پر پوری پوری کشش کرنا اور اپنی بات پر آخری دم تک نہایت سخت مزاجی سے اڑے رہنا اس کا نام ہینٹائیزم۔ قوت ارادہ پیدا کرنے کی سنت خصوصاً یہ کسی بات کا ارادہ کر لینا تو اس کا پورا کرنا۔

## ہینٹائیزم کے کام

اگر کوئی شخص ہینٹائیزم جانتا ہو۔ وہ کھڑا ہے اس کے قریب سے کوئی آدمی گزرتے تو عامل نے کہا یہ گر پڑے گا۔ شخص فوراً گر پڑے گا۔

یا کسی کی طرف دیکھ کر ارادہ کر لینا کہ یہ شخص جو کچھ جانتا ہے۔ وہ معمول جائے۔ ہینٹائیزم کے اثر سے وہ شخص ہر بات بول جائے گا۔ ہینٹائیزم اور اگر کوئی شخص اس بات کو اس کے سامنے دھرائے گا۔ بھی تو میں وہ بات ہرگز ہرگز نہ یاد آئے گی۔ وہ ہر بات سے اپنی لاطمی ظاہر کرے گا۔

ہینٹائیزم کے اثر سے آدمی وہ باتیں قلم معمول جاتا ہے۔ علم ایک نہایت ہی مفید علم ہے یورپ میں عجیب و غریب واقعات اس علم سے عجیب پذیر ہوتے رہتے ہیں۔

ہینٹائیزم کا عامل بہت سے تجربہ کرشمے دکھا سکتا ہے۔ یہ ایک نہایت ہی وسیع علم ہے۔ جس قدر کوئی شخص چاہے اس علم کے ذریعے اپنی طاقت بڑھا سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ جتنی قوت ارادہ بڑھ جائے گی۔ اس قدر اس علم میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ اور عامل بھی خوب کامیاب ہوگا۔ ہینٹائیزم کے اثر سے میں نے ایک نامی عیار نمبر ہے۔ یورپ کے پایہ قوت لندن میں شکستہ چا دیا تھا۔ اور اس نے

اپنی اس طاقت سے ایسے عجیب و غریب کام لئے کہ غریب  
سکات لہند یارڈ کے نامی سرانظران اس کی اصل طاقت کا  
اندازہ لگانے سے تاصرہ رہ گئے۔ وہی تو ہی اپنی اس طاقت سے  
فردوں میں ہر اسرار شخصیت کا پکا تھا۔ وہ اپنی طاقت سے  
سب کو اپنا چاہیہاں بنالیا نہایت آسان اور سہل خیال کرتا  
تھا۔

ڈاکٹر فونچر میں پینٹائیزم کی اس قدر طاقت تھی کہ وہ  
جس طرف اپنی قوت ارادی کا قیر صیورٹا تھا۔ اس کا نشانہ  
فلا نہ جاتا تھا۔ ڈاکٹر فونچر نے اسی قوت کے اثر سے بندہ گاہ  
پورٹ سید سے لے کر انگلستان کیا بلکہ تمام یورپ میں شہر  
چلا دیا تھا۔

قوت ارادی ایک عجیب شے ہے ارادہ کیا ہے۔ اس  
کی قوت کا اصل عجیب ہے ارادہ دراصل برقی کرنٹ ہے اس  
کا اثر کسی اشیاء میں ہوتا۔ قوت ارادی کو برضا اور عداوت  
چینا لاییزم کی کوکشی کر۔

قوت ارادی انسانے کا طریقہ میں نے بتا دیا ہے۔ اس کے  
لئے مدد جو ذیل باتوں کی ضرورت ہے۔

اول۔ منتقل مزاجی  
دوم۔ خود داری  
سوم۔ رات کی بیداری  
چہارم۔ صفاقت  
پنجم۔ بے مکرری۔

نوٹ۔ ہر ایک پرینہ نہ ظاہر کر دینا چاہیے کہ میں پینٹائیزم  
باتا ہوں۔ کیوں کہ اس صورت میں دنیا دار بہت زیادہ تنگ  
کرنے لگیں گے۔ اور وہ اس قدر پریشان کریں گے۔ کہ آپ کو  
ایک منٹ کے لئے بھی فرصت نہ ملے گی۔ اس کی طاقت سریزم  
کی طاقت سے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔

وہ کشش ہے۔ اور یہ ارادہ ارادہ کشش کے اثر سے کام  
پورا ہو جاتا ہے۔ مگر ارادہ دل میں کسی بات کا ارادہ کیا اور وہی  
کام ہو گیا۔ مثال کے طور پر بتا دیا گیا ہے۔

### پینٹائیزم کا طریقہ

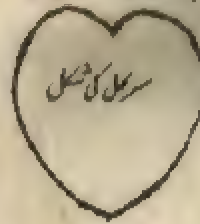
ایک کمرہ علیحدہ منتخب کرو۔ اس کمرے میں ایک کرسی  
اور ایک چوڑی میز ہونی چاہیے۔ میز پر کوئی سوئی سے جلد کتاب  
رکھ لو۔ اور تنہائی میں بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں  
سے انگلیوں کو اندر کی طرف قہیدہ کر دینی سب انگلیوں کو ملا



دو ہاتھوں کے چوڑے سے کنار اور کتاب سے ایک سرکل بناؤ۔

یہ سرکل بذریعہ پاس بنانا چاہیے یعنی تھارے ہاتھوں کی انگلیاں کتاب پر ہرگز ہرگز نہ لگیں بلکہ کچھ بند رکھنے کی ضرورت ہے۔

پاس کو سرکل باطل کر دینا چاہیے۔ بلکہ اس سرکل کی شکل دل یا پان بنائی جائے۔ دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھاد اور سر میں بند کرتے جاؤ۔



دونوں ہاتھوں سے یہ سرکل برابر جاری رہے اور شکل یہ ہے۔

جب سرکل بن جائے تو انگلیاں کھول کر پھیل جائیں مگر اپنی نشان اسٹ پر پھر بند کر لو اور دائرہ سا بنادو۔

شروع شروع میں تو تھارے ہاتھ پیرت جلد شکہ بائیں ہے۔ اور تم ایک قسم کی ٹیپ سے تکیہ مخصوص کر دے مگر دائرہ یہ کام جاری رکھنا اور جیسے دل کی شکل کا یہ پان کی شکل کا دائرہ بناتے رہو۔ جب تھارا ہاتھ تھکادٹ مٹوس کرنا چھوڑ دے اور تم بڑی دیر تک اپنے ہاتھوں سے سرکل کی صورت میں کتاب پر پاس کرتے رہتے ہو گے جاؤ۔

اس وقت آزمائش کے لئے کتاب پر بال یا ریشم کا پٹا رکھ کر یہ عمل شروع کرو اور ہاتھ سے پاس کرتے رہو۔

مثلاً وہ بال اور ریشم کا پٹا جو کتاب پر رکھا ہوا تھا۔ تھکے اس عمل سے خود بخود حرکت کرنے لگے گا۔ اور جیسے جیسے تھارے ہاتھ گڑبڑ لے۔ اس طرف یہ پٹا اور بال حرکت کرنے کے بعد پیچے جایا کریں گے۔

اس کا یہ مطلب ہوا کہ تھارے ہاتھوں میں قوت پیدا ہوگی جس سے اس وقت تھارے ہاتھوں کی انگلیوں سے اور ہتھیلی سے ایک قسم کی گرم گرم ہوا خارج ہونے لگے گی۔

تھارے ہاتھ اور ان کی انگلیاں عمل کرتے وقت نہایت گرم اور حرارت خیز ہو جائیں گے۔ اگر اس وقت وہ انگلی اپنے بدن کے جس حصے پر رکھ دے تو وہ جلدیں گے۔ لہذا عمل ختم کرنے کے بعد انگلیوں کو ہرگز ہرگز کسی جگہ نہ رکھنا پینا مائیزم کے اثر سے انگلیوں کے بارے نہایت ہی سخت گرم ہو جائیں گے۔

پینا مائیزم ایک نہایت ہی وسیع علم ہے۔ اس کے اثر سے آدمیوں کو بے ہوش کر دینا۔ آدمیوں کو گرانا۔ عشق کو مٹانے و فریاد بنانا اور مستعد سے شغل مطلوب کو تسخیر کر لینا بالکل آسان اور سہل بات ہے۔ پینا مائیزم کے ہزاروں

شعبہ روزانہ ٹیچر میں آتے ہیں۔ اور باطل اچھوتے شاعرات  
دیکھے جاتے ہیں۔

جس قدر بھی قوت اداوی برہے جائے گی۔ اسی قدر اس قوت  
میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

ہیناناٹیزم کا دار مدار صرف قوت اداوی پر ہے۔ قوت اداوی  
سے انسان اس قسم کے کام کر سکتا ہے۔ جو کہ باطل جادو معلوم  
ہے۔ ہیناناٹیزم کوئی جادو نہیں بلکہ یہ بھی سمریزم اور برقی کرٹ یا  
بہت کے تیر کی طرح ایک الگ علم ہے۔ آجکل بے شمار آدمی آپ  
کو ایسے ہیں۔ جو ہیناناٹیزم کی طاقت کو مانتے ہیں۔ اور  
وہ اس علم کے تامل میں۔ روپ میں اس علم کو حاصل کرنے کا  
بہت شوق ہے اور اس کے شائقین میں روزانہ آج تک اضافہ  
ہوتا جا رہا ہے۔

اس کا طریقہ سمریزم سے آسان ہے مگر اس کی طاقت اگرچہ  
سمریزم سے زیادہ ہے مگر اس کو حاصل کرنا ذرا مشکل ہے کیونکہ  
اس طاقت کو حاصل کرنے میں ذرا زیادہ دن لگتے ہیں۔ اور مبتدی  
طاقت حاصل کرنے سے ہی پہلے اس عمل کو سمیڑ دیتے ہیں۔ یا  
اداسری طاقت حاصل کرنے کے بعد یہ خیال کرتے لگتے ہیں۔ کہ  
ہیناناٹیزم کے پورے حامل بن گئے ہیں۔ اگرچہ اس وقت وہ  
اپنے علم میں خام ہوتے ہیں۔ جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کچھ علم سے

بعد اپنی حاصل شدہ طاقت کو بھی اچھی بے پروائیوں سے ہمیشہ  
کے لئے ذرا رکھ دیتے ہیں۔

ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ جب تک اس علم کا شوق رہے بار  
اس کا شغل جاری رکھو اور اپنی ہیناناٹیزم کی طاقت بتدریج  
بڑھاتے رہو۔ عقل مند کے لئے آسان ہی علم۔ یا علم سے زیادہ  
ہے۔ اور زیادہ اس پر بہت کرنا ضروری نہیں۔

پہلا حصہ اس کتاب کا ختم ہوا۔



## قدرتی اور نیچرل راز و بحید

### موت

اگرچہ موت کی بابت ہزاروں مضیقین عجیب و غریب باتیں کہتے ہیں اور بہت سے آدمیوں نے اس پر بحث کی ہے اور ہزاروں فلسفہ اس معاملات پر بحث کرتے کرتے مرتے گئے ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں نے اس معاملہ پر اپنی دماغی عقل کی روشنی ڈالی ہے۔ اگرچہ یہ ایک راز ہے۔ اور قدرتی اسرار ہے۔ مگر پھر بھی عقل و ذہانت سے بہت کچھ معلوم ہو چکی ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موت دراصل کیا ہے۔ موت ایک فرضی اور وہی نام ہے اس کی حقیقت کچھ بھی نہیں۔ موت تغیر و تبدل کا نام ہے۔ موت کے بعد ہر شخص میں موت لیا گیا ہے ہر ایک اہل علم و ادب اور ہر صنف کے بعد ہر ایک چیز میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ اور اس کی بہت اس شکل اس کی صورت عالی تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

یہ تغیر و تبدل صرف انسان اور حیوان میں ہی نہیں ہوتا بلکہ نباتات اور جمادات میں بھی ہر منٹ اور ہر سیکنڈ کے بعد

پیدا ہوتا رہتا ہے۔ انسان کیا ہے۔ ذراتوں کا مجموعہ اور ذرات کیا ہیں۔ جمادات۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ جمادات میں اور حیوانات میں کچھ زیادہ فرق نہیں نباتات میں جمادات سے بنا ہے۔ قدرت نے سب سے پہلے جمادات پیدا کی اور اس کا خاصہ رکھا کہ ہر گھڑی کے بعد اس میں تغیر و تبدل اور انقلاب پیدا ہوتا رہے پھر اس جمادات سے حیوانات سے نباتات پیدا کی۔

### مشاہدات

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ کنٹن چھوٹا سا ہوتا ہے اور روز بروز قریب اور بلند ہوتا ہے۔ یہ بلند اور قریب ہونا دراصل کیا ہے۔ تغیر و تبدل یا زندگی میں انقلاب۔ جب تک وہ بچہ سن بلوغت کو نہیں پہنچتا۔ اس وقت تک تو وہ بڑھتا رہتا ہے۔ اس کے بعد کمزور اور ضعیف ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ آخر ایک دن اس کی موت آجاتی ہے۔ یہ ہی خاصیت نباتات کی ہے۔ جب پودا اگتا ہے تو وہ کمزور ہوتا ہے۔ اس کے بعد بڑھتے بڑھتے نباتیت بلند اور موٹا ملازہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ سوکھ جاتا ہے اور پڑھوڑا ہو جاتا ہے۔

ایک چیز اور وہ ایک جگہ بہت عرصے پر  
رہے تو بہت خراب ہو جاتا ہے۔ ذرات کی شکل میں  
تبدیل ہو کر ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے کونے جوڑ جاتے ہیں۔  
طانات جب بنتے ہیں تو وہ بہت مضبوط اور سخت  
ہوتے ہیں۔ لیکن جتنا عرصہ گزرتا جاتا ہے۔ وہ کمزور اور  
پستید ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ مکان یہاں تک کمزور ہو  
جاتا ہے۔ کہ آگ میں یا بارش سے گر جاتا ہے۔ یہ تمام باتیں  
تبدیل کی وجہ سے ظہور میں آتے ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ تغیر و تبدل کیوں  
ہوتا ہے یا قدرت نے ایسی وہ کوئی چیز پیدا کر دی ہے  
میں کہ ذریعہ وہاں تغیر و تبدل ہوتا ہے۔

سوال

ایک ایسی چیز ہے جو ہر لمحے بدلتی رہتی ہے  
اور دنیا میں ہر لمحہ بدلتی رہتی ہے۔ یہی کس کی موت  
والتجہ و حرکت ہے۔ ایک انسان کی زندگی کا دائرہ مدار و مقصد  
کا چلنا اور چلنا ہیادات کا پرمنا بھی ہوا پر منحصر ہے۔  
اس کا یہ مطلب ہوا کہ انسان اور حیوان کے ساتھ ذہانت  
تعلق ہے۔ نباتات میں ہر لمحہ اثر سے بڑھتے اور پختے ہیں۔

اگر آج ہوا دنیا ہے زائل ہو جائے تو تمام دنیا میں  
انقلاب پیدا ہو جائے ہر ایک چرند پرند حیوان انسان  
حشرات الارض اور درختوں سے نوراً مر جائیں۔ موت اور  
کس سے کس کو کس کو زندہ ہو جائے دوسرے لفظوں میں بھی  
مر جائیں

ہوا میں کئی قسم کی گیس موجود ہوتی ہے جو تغیر و تبدل  
پر اپنا ذہانت اثر ڈالتی ہیں۔ اور قسم قسم کے جراثیم بھی  
موجود رہتے ہیں۔

یہ بھی وجہ ہے کہ تازہ پھل میوہ اور کھانا اور ایک  
ان سے لگا کر جاتا ہے گویا اس میں تغیر و تبدل ہو جاتا  
ہے۔ دھک بدل جاتا ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں اس  
موت کا شمع ہو جاتی ہے۔ ان تمام باتوں کا خیال  
رکھتے ہوئے ہمارے بزرگوں نے تغیر و تبدل کا نام موت  
کہہ لیا ہے۔

انسان کی موت کس لئے واقع ہوتی ہے

مذہب بالا معنوں میں بتایا گیا ہے کہ انسان ایک  
ایک شے ہے۔ اور وہ ذرات کے مجموعہ سے بنا ہے۔  
ایک انسان میں ہزاروں کی ہزاروں ذروں اور کروڑوں



ذریعے شریک ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب وہ ذرات ہیں تو علیحدہ کیوں نہیں ہو جاتے۔ اس کا جواب یہ ہے قدرت نے ان ذروں کو قوت اتصال سے جوڑ کر ان کو انسانی اور حیوانی شکل میں منتقل کر دیا ہے اور وہ ذرات قوت اتصال کی وجہ سے جڑے ہوئے ہیں۔ چونکہ انسان ایک مادی شے ہے اس لئے مادے کا تغیر و تبدل لازمی ہے۔ جب تغیر و تبدل انتہائی درجے پر پہنچ جاتا ہے یعنی ذرات میں اس قدر انقلاب ہو جاتا ہے کہ قوت اتصال ہی ان کو برقرار رکھتی اس وقت انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے اور آدمی مر جاتا ہے خداتوں کے علیحدہ ہو جانے کا نام موت ہے۔ یعنی جب ذرات علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ اور قوت اتصال ہی ان کو ملا رکھے گی۔ اس وقت فاعل روح پر دواز کر جائے گا سوال یہ پیدا ہو جاتا ہے کہ جب ذرات علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ تو انسان کا جسم پرزے پرزے کیوں نہیں ہو جاتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کے بدن میں مسام ہیں اور یہ مسام ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں۔ مگر اس کے بدن پر جسے شمار مسام ہیں۔ ان ذروں کی قوت

خارج ہوتی رہتی ہے۔ جب ذراتوں کے تغیر و تبدل میں انتہائی درجہ آجاتا ہے تو مسام میں بڑھ جاتے ہیں اور وہ ذرات خود ہی اس قدر کمزور ہو جاتے ہیں۔ کہ روح ان میں سے گزر جاتی ہے۔ اور انسان مر جاتا ہے مرنے کے بعد انسان دھن کر دیا جاتا ہے۔ اور مٹی میں لٹنے کے اور بھی تبدل واقع ہو جاتا ہے۔ یعنی انسان کی موت اس وقت سے ہی پہلے واقع ہو جاتی ہے جب کہ اس میں اتنا انقلاب پیدا ہو جائے کہ وہ باطنی ذراتوں کی شکل میں علیحدہ علیحدہ ہو جائے۔

اگر مر جانے کے بعد ذراتوں کو ایک جگہ بہت عرصے تک پڑا رہنے دیا جائے۔ تو وہ ورتہ ذرت تبدیل ہو جائے گی۔ انسان میں یعنی مادی اشیاء میں جب تک ان کا وجود دنیا میں موجود ہے ضرور انقلاب پیدا ہوتا رہے گا انسان کے مر جانے کے بعد ہی اس کا جسم کا تغیر و تبدل بند نہ ہو جائے گا۔ بلکہ وہ برابر جاری رہے گا۔ کیوں کہ انسان ایک مادی شے ہے۔ اور مادی شے میں انقلاب ضرور ہو گا۔

ہاں اگر اس لاش کو پڑا رہنے دیا جائے تو وہ برابر ہر لحظہ کے بعد تبدیل ہوتی جائے گی۔ اور ہر مادی اشیاء

اس تبدیلی کو محسوس نہیں کریں گی۔ کیوں کہ یہ عمل  
جہالت آہستہ آہستہ ہوتا رہتا ہے۔ ہاں اگر بہت عرصے  
کے بعد اس چیز کو دیکھیں تو فرد معلوم ہوگا کہ اس میں  
فرد دست تبدیلی واقع ہو چکا ہے۔ یہ وہی وجہ ہے کہ باپ  
یہ محسوس نہیں کر سکتا کہ اس کے رُکے جس کی کچھ تبدیلی  
واقع ہوئی ہے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ اس کا  
رُک کا ہر وقت اس کی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔  
اور ہر لمحے کے بعد باپ بیٹے کو دیکھ جاتا ہے اس وجہ  
سے یہ تبدیلی کوئی زیادہ محسوس نہیں ہوتی کیوں کہ تمام  
تغیر و تبدیلی اس کی آنکھوں کے سامنے ہوا ہے برائے  
اگر اس رُکے کا دوست دس بارہ سال کے بعد کسی  
جگہ سے واپس آئے گا۔ تو وہ فوراً اندازہ لگا سکے گا  
کہ اس کے دوست میں کس قدر حیرت انگیز تبدیلی اور  
تغیر و تبدیلی پیدا ہو گیا ہے۔ جس کی خاص وجہ یہ ہے  
کہ اس نے اپنے دوست کی تبدیلیوں کو نہیں دیکھا  
کی وجہ سے اس نے اس تبدیلی کا بلدی سے اندازہ  
نہ لگا لیا۔ لیکن اوقات تو یہ تغیر اس حد تک پہنچ جاتا  
ہے کہ ایک دوست دوسرے دوست کو پہچان ہی نہیں  
سکتے۔ اس تبدیلی کا نام موت ہے۔ تبدیلی کی وجہ سے

آتی ہے۔ یہ بھی سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اگر دیکھا گیا ہے  
کہ بچہ پیدا ہوتے ہی مر جاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے  
کہ ان مر جانے والے بچوں کے جسم اور اس کی ساخت  
اس قدر کمزور ہوتی ہے اور وہ ذرات جن سے اس کا  
وجود ہوا ہے۔ اس قدر کمزور ہوتے ہیں کہ وہ جسم میں  
روح کو قید نہیں کر سکتے۔ جس کی وجہ سے وہ پیدا ہوتے  
ہی مر جاتے ہیں۔

### زیادہ عرصے تک زندہ رہنا

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ میں بہت عرصہ زندہ رہوں  
تو وہ یہ کرے کہ ان ذراتوں کے تغیر و تبدل میں دیر طے  
میں سے اس کا جسم بنا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ  
وہ کوئی ایسا طریق اختیار کرے کہ اس کے ذراتوں میں  
تبدیلی بہت کم واقع ہو۔ یعنی وہ اپنے جسم کی تبدیلی میں  
بہت زیادہ عرصہ صرف کر دے جس کا انجام یہ ہوگا کہ  
کہ اس کی موت دیر میں واقع ہوگی۔ قتل کرنے سے آگے  
نہ جاتا ہوگا۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ انسان کے  
جسم کا وہ حصہ دو حصوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ گویا وہ  
میں پرستش قائم نہیں رہتی اور سب انسان کا جسم



میں میں تقسیم ہو جاتا ہے تو روح اندر قید نہیں رہتی وہ  
آزاد ہو جاتا ہے۔ یعنی فوراً نکل جاتا ہے۔ اور انسان  
کا جسم بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔ جس کا دوسرے لفظوں  
میں نام موت ہے۔

اگر انسان اپنے ذراتوں کے تفرق و تبدل میں زیادہ عرصہ  
گزرے۔ تو وہ زیادہ عرصہ زندہ رہ سکتا ہے۔ ہمارے  
موت کا وقت مقرر ہے جب ہمارے ذرات میں انتہائی  
تبدیل واقع ہو جاتی ہے تب ہم میں جان باقی نہیں رہتی  
اور دیکھا گیا ہے کہ درخت موکھ جاتے ہیں۔ مگر وہ پھر  
بھی کھڑے رہتے ہیں نہ ان میں پتے گتے ہیں اور نہ پھل آتا  
ہے۔ نہ پھلے ہیں اور نہ پھوٹتے ہیں۔ جس کا نام موت ہے  
گویا کہ وہ درخت مر گئے۔ اب ان میں نشوونما کا طاقت  
نہیں جب تک کہ بالہ اس قسم کے درخت دیکھتے ہیں تو وہ  
فوراً ان درختوں کو کاٹ دیتے ہیں۔ اور اس کی کڑائی کو  
فوراً انہیں کے کام میں لاتے ہیں۔

مردم بالا طریق سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہم بھی نہیں  
میں گے۔ موت لازمی ہے اور یہ ضرور آتی ہے۔ چونکہ  
انسان ایک مادی شے سے بنا ہے۔ اس لیے اس میں تفرق  
و تبدل ضرور اور لازمی ہو گا۔ یعنی ایک شکل سے دوسری

شکل میں ضرور تبدیل ہو جائے گا۔ اور ایک دن وہ ضرور  
آئے گا۔ کہ روح تن خاک سے پرواز کر جائے گا۔

### روح کی شے ہے یا نہ

روح ایک قسم کا نور ہے۔ جس سے آواز پیدا ہوتی ہے  
وہ ہر چیز میں موجود ہے۔ انسان کی آواز کا تعلق اور  
ہر حیوان کی آواز کا تعلق روح سے ہے۔

روح کی شکل بالکل انسان کی سی ہوتی ہے۔ اس کے  
ناک کان اور منہ بھی ہوتا ہے۔ اس کا جسم انسان کی طرح  
معدا نہیں ہوتا۔ بلکہ بہت ہی ہلکا اور لطیف ہوتا ہے ہلکی  
نکالیں روح کو دیکھ نہیں سکتیں

انسان روح و غم و فکر و پریشانی سے کمزور ہو جاتا ہے اور  
بڑھاپے میں اس کی شکل بدل جاتی ہے۔ کمزوری اور لاغر  
پن آ جاتا ہے۔ مگر روح کبھی بولتی نہیں ہوتی۔ اس کا  
جسم بدستور رہتا ہے۔ کبھی بدستور یا خراب نہیں ہوتا  
اس میں کچھ کمزوری یا ضعف پیدا نہیں ہوتا۔ وہ ہر  
حالت میں انسان کی طرح چل پھر سکتی ہے۔ آجاسکتی ہے  
بول سکتی ہے سن سکتی ہے۔ ہر قسم کی قوت اس میں

خیال کرتے ہیں۔ کہ خواب نے ان کو فائدہ پہنچایا۔ اگرچہ ایسا نہیں ہوا۔ یہ سب کوششیں صرف روح کے ہوتے ہیں۔ جن میں کو ہم غلطی سے آجک خواب و خیال سمجھتے ہیں۔

### مردہ روحوں سے بات چیت

روح کو طلب کرنے کا عجیب و غریب طریقہ

مہند دوست علی جاؤ۔ اور اپنی ایک پارٹی بنا لیکن ان کی تعداد چار سے نو آدمیوں تک ہونی چاہیے۔ اس پارٹی میں کم از کم چار آدمی شامل ہوں اور زیادہ سے زیادہ نو آدمی ہوں۔ صحت اتنے ہی آدمیوں کی ضرورت ہے۔ لیکن وہ آدمی ہم خیال اور سچے دلیلی اور چمک و اچھے ساتھی ہوں۔ وہ تمام ہم خیال ہوں۔

سب کے دلوں میں ایک دوسرے کی عزت و قدر و عظمت ہونا چاہیے۔ وہ ایک دوسرے کی تکلیف کا خیال رکھیں۔ ان کے دلوں میں احساس ہمدردی کا مادہ ضرور موجود ہونا چاہیے۔ ان کے دلوں سے کبر

و نخوت دور ہو۔ وہ عمناء سے حتی الامکان گریز کریں پرمبا اور عبادت کے دلدادہ ہوں۔ پاک اور صاف رہنا نہایت ضروری اور لازمی ہے اگر ممکن ہو سکے تو سفید اور صاف سحرے کپڑے استعمال کرو۔

روح کو طلب کرنے کے سٹے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا نہایت ہی ضروری اور لازمی ہے۔

اول۔ ایک کمرہ علیحدہ منتخب کرو۔ دوم۔ اس کمرے میں جتنے آدمیوں کی تعداد ہو اتنی ہی تعداد میں کرسیاں دائرے کی صورت میں لگا دینی چاہیے۔ اور ان کے درمیان میں ایک میز لگا دینا چاہیے۔

سوم۔ کرسیوں پر گدے وغیرہ بالکل نہ ہوں۔ چہارم۔ تمام دوست ان کرسیوں پر بیٹھ جائیں گویا کہ وہ ایک سرکل ہیں دائرہ بنالیں۔ پنجم۔ ہر ایک آدمی کا دایاں ہاتھ دوسرے آدمی کے بائیں ہاتھ سے لگا رہے۔

ششم۔ اس وقت ہر قسم کا علم و فکر طبع و لہجہ و ہوا دکھ تکلیف کا خیال اپنے دلوں سے



بالکل نکال دیں۔ سب کے سب آزاد خیال ہو کر  
میتہ بائیں۔ اور آپس میں محبت و ارتباط کی باتیں  
شروع کر دینی چاہئیں۔ ان دوستوں میں آپس میں  
ہم خیال ہونی چاہیے۔ ایک دوسرے سے کسی طرح  
سے بھی بعض دعوے پیش نہ آئیں۔ بلکہ اپنے آپ  
میں مساوات اختیار کر لینی چاہیے۔ میں ہر ایک شخص  
اپنے دوسرے ساتھ کو اپنا حقیقی جان بھائی کہے۔

### روح کو طلب کرنے کیلئے یکسوئی کی ضرورت ہے

چونکہ روح کو طلب کرنے کے لئے یکسوئی کی غامض  
ضرورت ہے۔ اس کے لئے انہیں آدمیوں میں سے  
ایک خوش فکر سربل آزاد والا ہو وہ اپنی تہم خمیز  
آواز میں خدا کی تعریف یا کوئی نعت و ثنات یا  
بعض گانا شروع کر دے۔

چوں کہ سب کے سب دوست تو گانے میں معتاد نہ  
ہو سکیں گے۔ کیوں کہ ان میں سے اکثر صاحب ایسے  
ہوں گے۔ جو غنیمت سے قطعی طور پر ناواقف ہوں

ہوں گے۔ جن کی مجلس ہر کہ ان کی آواز اچھی نہ ہو۔  
لئے آدمیوں کو چاہیے۔ کہ جو وہ خود نہ گاسکیں وہ  
بالکل خاموش اور سکوت کے ساتھ گانا سنیں اور  
گانا سننے میں قطعاً مہربانی۔ دنیا دہانیا سے بالکل  
بے ہوش ہو جائیں۔ اور اپنی تمام قوتیں راگ کے سننے  
میں صرف کر دیں۔ اس طرح سے ان کو یکسوئی حاصل  
ہو جائے گا۔

### نوٹ

دیر ہے کہ روح کو گانے سے ایک قسم کا سرور  
اور حظ حاصل ہوتا ہے۔ یہ اسی دیر ہے کہ گانے کو  
روحانی غذا کہہ دیا کرتے ہیں۔ اور گانا دراصل روحانی  
غذا ہے۔

اس وقت جو چیز گائی جائے وہ اس قسم کا ہو  
کہ جسے سن کر صوفی بھی وجد میں آجائیں۔ گویا چلتی ہوئی  
راگنی ہو۔ اور جو سیدھے سادے ٹیکے پر اچھی طرح  
کہیں جائے گانا چوں کہ روحانی غذا ہے۔ اس لئے روح  
بہت جلد آجائے گی کیوں کہ اس کو موسیقی سے غامض  
حظ حاصل ہوتا ہے۔ گانا دراصل روح کو ہی لطف اور  
آرام پہنچاتا ہے۔ جب کسی عقل میں کوئی شغف گانا سننے

جاتا ہے۔ ترکانے سے اس کو نہ تو کوئی ٹانڈہ حاصل ہوتا ہے۔ نہ اس کے جسم کو بلکہ اس کی روح شاد ہو جاتی ہے۔

روح کا تقاضہ کانا سننا ہے۔ اس لئے راگ کو سننے کے لئے طبیعت بہت بے قرار رہتی ہے۔ روح کانا سن کر خوش ہوتی ہے۔ اس لئے اس وقت ایک پر لطف آرام حاصل ہوتا ہے۔

اس وقت جو نظم، غزل، نغمہ، یا بھجن گایا جائے وہ عارفانہ اور تصوف سے اچھی طرح بھرا ہوا ہونا چاہیے۔ کانا سننے کے لئے روح جلد آجاتی ہے۔ اور اس جگہ اس کو اس کی خوراک یعنی نغمہ یا موسیقی جو کہ دراصل روحانی غذا ہے۔ مل جاتی ہے۔ جس جگہ کانا ہوتا ہے۔ اس جگہ بے شمار روہیں آکر جمع ہو جاتی ہیں

مہتمم۔ کسی ناسخ و تار اور ان آدمیوں کو قطعی طور پر اپنے قریب نہ آنے دیجئے جو خدا کی ہستی سے محکم ہوں خلاف دہریئے۔ دیرہ ان کی موجودگی ایسے وقت میں قطعی درست نہیں دیکھ رہے کہ روح کو ایسے آدمیوں سے سنت نفرت ہے۔ اور روح ایسے آدمیوں کے بدن سے ایک قسم کی بہت ہی بڑی بو محسوس ہوتی ہے۔

ہشتم۔ کرہ تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں جس کرے میں اپنا کام شروع کر دے۔ ہمیشہ کے لئے یہی کرہ مقرر رکھو۔ یہ نہ کرنا چاہیے کہ آج یہ کرہ تو کل وہ کرہ بلکہ کرسیاں بھی جس مقام پر ہوں۔ اسی مقام پر رکھی رہنی چاہئیں۔ کرسیوں کی جگہ بھی تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں نغم۔ ہر ایک شخص کو اپنی اپنی کرسی پر زور دینی چاہیے۔

وہ پہلے دن جس کرسی پر بیٹھے تو پھر روزانہ اسی کرسی پر بیٹھے۔ ایک شخص کی کرسی پر دوسرے شخص کو نہ بیٹھنا چاہیے۔ بلکہ یادداشت کے لئے اپنی کرسیوں پر نشان لگا کر تو اور بھی اچھا اور مفید ثابت ہوگا۔

### روح طلب کرنا کا طریقہ

۱۔ جب کانا شروع کرنا ہو تو اس سے پہلے کسی مرے ہوئے کی روح کو مقرر کر لو اور جب



طاقتور سا آدمی اس میں حرکت کرتا ہوا نظر آنے لگے گا وہ بالکل  
سایہ سا ہوگا۔ اس کی شکل اور ہیئت بڑی ہی خوفناک اور خطرناک  
معلوم ہوگی۔ اس کو دیکھ کر ڈرنا نہ چاہئے۔ اچانک اس کی آنکھوں  
سے روشنی کی دھن خارج ہو کر تہاری آنکھوں پر پڑے گی۔ جس کی  
وجہ سے تہاری آنکھوں میں چکا چوند آجائے گی۔ سترے دن  
کے بعد وہ روشنی زیادہ نقصان نہ دے گی بلکہ تہاری آنکھیں بھی  
حالت میں بھی پائندہ رہے نہ پڑے گی۔ جب تم اس قابل ہو جاؤ  
تھے احد اس خطرناک انسانی آنکھوں کی روشنی تہاری آنکھوں  
میں جذب ہو جائے گی۔ اور تہاری آنکھوں کی  
بڑھ جائے گی۔ اس وقت سمجھ لیجئے کہ آپ اس کام میں  
کامیاب ہو گئے۔

اب برقی کرنٹ تم حاصل کر چکے تجربہ کے لئے کوئی مرضی ملی  
یا کتا استعمال کرو۔ اپنی آنکھوں سے ان کو دیکھو اور دل کی  
کشش سے اس کو اپنی طرف بلاؤ۔ وہ تہاری طاقت کے  
اثر سے تہارے قریب آجائیں گے۔ جب کمزور جانوروں پر  
تہاری طاقت کام کرنے لگے گی تو پھر انسان پر بھی یہ عمل  
نہایت آسانی سے کر سکتے ہو۔ اور ہر ایک کو اپنی طاقت سے  
اپنی طرف کھینچ سکتے ہو۔ اٹھائے عمل میں تنویات البصر  
مزدور استعمال کرتے رہنا۔ تاکہ نگاہ کمزور ہونے کا اندیشہ

ہو رہا ہے۔ یہ ہے برقی کرنٹ میں جیت کے تجربے اثر کا  
ہر طریقہ۔

### دو طریقہ

میں نے شروع میں بتا دیا ہے کہ سورج کی روشنی سے پائندہ  
روشن ہوتا ہے۔ وہ صرف سورج کی روشنی کا ہی ایک اثر تھا  
نئے طریقے میں پائندہ سے روشنی بڑھائی۔ اس کا عمل نہایت  
مزدورست ہوتا ہے۔ مگر یہ طریقہ دوسرے طریقے سے بدرجہا  
فصل اور اہم ہے مگر بہت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا۔  
پہلیں کا مقولہ ہے کہ دنیا میں ناممکن کوئی نکتہ نہیں۔

The world is impossible nothing in  
اس میں غیر ممکن کوئی شے نہیں با انسان کو بہت چاہئے تمام کام  
کر جاتے ہیں۔ انسان میں اس قسم کی قوت اور تقاضا کثرت  
موجود ہے کہ جو پتھر کو ذرا سی دیر میں موم بنا سکتی ہے مگر  
انسان ان سے کام لینے والے آدمی دنیا میں بہت کم لگے۔  
انسان قدرت کا ایک عجب ماڈل ہے انسان دراصل پتھر  
سوار اور گنبد کشف و کرامات ہے۔

انسان کی کشش وہ شے ہے کہ جس کا دنیا میں ہر ایک  
ہی بہت ہر ایک آدمی کے پاس کشش موجود ہے۔